بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 73

ایڈیٹر منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadr.in

شمارہ 46

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

● 11 جمادی الاوّل 1446 ہجری قمری ● 14 نبوت 1403 ہجری شمسی ● 14 نومبر 2024ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی
عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوۡ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ ؕ
اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ (الانعام:22)

ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے جس نے اللہ پر کوئی جھوٹ گھڑا یا اس کی آیات کی تکذیب کی۔ یقیناً ظالم لوگ کامیاب نہیں ہوتے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 08 نومبر 2024 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، فعال درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

ترقی کی ایک ہی راہ ہے کہ خدا کو پہچانیں اور اس پر زندہ ایمان پیدا کریں

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

اسلام کسی کو سُست نہیں بناتا۔ اپنی تجارتوں اور ملازمتوں میں بھی مصروف ہوں۔ مگر میں یہ نہیں پسند کرتا کہ خدا کے لئے کوئی وقت بھی ان کا خالی نہ ہو۔ ہاں تجارت کے وقت پر تجارت کریں اور اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت کو اس وقت بھی مدنظر رکھیں، تاکہ وہ تجارت بھی ان کی عبادت کا رنگ اختیار کرلے۔ نمازوں کے وقت پر نمازوں کو نہ چھوڑیں۔ ہر معاملہ میں کوئی ہو، دین کو مقدم کریں۔ دنیا مقصود بالذّات نہ ہو، اصل مقصود دین ہو۔ پھر دنیا کے کام بھی دین ہی کے ہوں گے۔ صحابہؓ کرام کو دیکھو کہ انہوں نے مشکل سے مشکل وقت میں بھی خدا کو نہیں چھوڑا۔ لڑائی اور تلوار کا وقت ایسا خطرناک ہوتا ہے کہ محض اس کے تصور سے ہی انسان گھبرا اٹھتا ہے۔ وہ وقت جب کہ جوش اور غضب کا وقت ہوتا ہے، ایسی حالت میں بھی وہ خدا سے غافل نہیں ہوئے۔ نمازوں کو نہیں چھوڑا۔ دعاؤں سے کام لیا۔ اب یہ بدقسمتی ہے کہ یوں تو ہر طرح سے زور لگاتے ہیں۔ بڑی بڑی تقریریں کرتے ہیں۔ جلسے کرتے ہیں کہ مسلمان ترقی کریں، مگر خدا سے ایسے غافل ہوئے ہیں کہ بھول کر بھی اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ پھر ایسی حالت میں کیا امید ہو سکتی ہے کہ ان کی کوششیں نتیجہ خیز ہوں جب کہ وہ سب کے سب دنیا ہی کے لئے ہیں۔ یاد رکھو جب تک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دل وجگر میں سرایت نہ کرے اور وجود کے ذرہ ذرہ پر اسلام کی روشنی اور حکومت نہ ہو کبھی ترقی نہ ہوگی۔ اگر تم مغربی قوموں کا نمونہ پیش کرو کہ وہ ترقیاں کر رہے ہیں، ان کے لئے اور معاملہ ہے تم کو کتاب دی گئی ہے۔ تم پر حجت پوری ہوچکی ہے۔ ان کے لئے الگ معاملہ اور مواخذہ کا دن ہے۔ تم اگر کتاب اللہ کو چھوڑو گے تو تمہارے لئے اسی دنیا میں جہنم موجود ہے۔

ایسی حالت میں کہ قریباً ہر شہر میں مسلمانوں کی بہتری کے لئے انجمنیں اور کانفرنسیں ہوتی ہیں، لیکن کسی ہمدردِ اسلام کے منہ سے یہ نہیں نکلتا کہ قرآن کو اپنا امام بناؤ۔ اس پر عمل کرو۔ اگر کہتے ہیں تو بس یہی کہ انگریزی پڑھو، کالج بناؤ، بیرسٹر بنو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا پر ایمان نہیں رہا۔ حاذق طبیب بھی دس دن کے بعد اگر دوا فائدہ نہ کرے تو اپنے علاج سے رجوع کر لیتے ہیں۔ یہاں ناکامی پر ناکامی ہوتی جاتی ہے اور اس سے رجوع نہیں کرتے۔ اگر خدا نہیں ہے تو اس کو چھوڑ کر بے شک ترقی کرلیں گے۔ لیکن جب کہ خدا ہے اور ضرور ہے، پھر اس کو چھوڑ کر کبھی ترقی نہیں کرسکتے۔ اس کی بے عزتی کر کے، اس کی کتاب کی بے ادبی کر کے چاہتے ہیں کہ کامیاب ہوں اور قوم بن جاوے۔ کبھی نہیں۔

ہماری رائے تو یہی ہے جس کو آنکھیں دیکھتی ہیں، ترقی کی ایک ہی راہ ہے کہ خدا کو پہچانیں اور اس پر زندہ ایمان پیدا کریں۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 44، ایڈیشن 2018، قادیان)

اللہ تعالیٰ کبھی کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنی اندرونی حالت کو نہ بدل دے

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ الحج آیت نمبر 66 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ عذاب ہمیشہ دو قسم کے ہوا کرتے ہیں۔ ایک تو شرعی عذاب ہوتے ہیں اور ایک طبعی عذاب ہوتے ہیں۔ شرعی عذاب اسی وقت آتا ہے جب لوگ خدا تعالیٰ کے کسی رسول کی تکذیب کریں۔ مگر طبعی عذاب کیلئے یہ کوئی شرط نہیں بلکہ جو قوم بھی ترقی کے اُن اسباب سے غافل ہو جائیگی جو خدا تعالیٰ نے مادی عالم میں مقرر کئے ہوئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے عام قانون کے ماتحت خود بخود ہلاک ہو جائیگی جیسا کہ آج تک نقشۂ عالم پر ہزاروں قومیں اور حکومتیں اُبھریں اگر پھر ایک وقت ایسا آیا جبکہ وہ کمزوری اور انحطاط کا شکار ہوتے ہوتے مٹ گئیں اور صفحہ عالم پر اُن کا نشان تک باقی نہ رہا۔ ان قوموں کی ہلاکت اور بربادی خدا تعالیٰ کی محبت کی کمی یا اُس کے رسولوں کے انکار کی وجہ سے نہیں ہوئی بلکہ اس لئے ہوئی کہ انہوں نے ترقی کے اُن قوانین کو نظر انداز کر دیا جو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں جاری کئے ہوئے ہیں۔ ان دونوں قسم کے عذابوں کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی مختلف آیات میں ذکر فرمایا ہے۔ شرعی عذابوں کے متعلق تو فرماتا ہے وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیۡنَ حَتّٰی نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا (بنی اسرائیل ع 2) یعنی ہم کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتے جب تک اس کی طرف اپنا کوئی رسول نہ بھیج لیں۔ جب رسول کے آنے کے بعد اس قوم پر اتمام حجت ہو جاتی ہے اور وہ انکار اور تکذیب میں بڑھتی چلی جاتی ہے تو آخر اس قوم کی تباہی کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور وہ عذاب کا شکار ہو جاتی ہے۔ یہ شرعی عذاب ہے جو مامورین کی تکذیب کے نتیجہ میں قوموں پر آتا ہے اس عذاب کی پہچان یہ ہوتی ہے کہ اس کے متعلق پہلے سے پیشگوئیوں میں خبر دے دی جاتی ہے یا غیر معمولی طور پر دنیا میں ایسی بلاؤں اور آفات کا ظہور ہونے لگتا ہے جن کی نظیر پہلے زمانوں میں نہیں ملتی۔ مثلاً یکدفعہ زلزلوں پر زلزلے آنے شروع ہو جاتے ہیں یا بیماریاں، قحط، لڑائیاں اور دوسری قسم کے مصائب ایک ہی وقت میں اس طرح جمع ہو جاتے ہیں کہ لوگوں میں ایک شور مچ جاتا ہے اور ہر شخص تسلیم کرتا ہے کہ یہ غیر معمولی حوادث ہیں۔ ان شرعی عذابوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ یہ عذاب وقفہ وقفہ کے بعد آتے ہیں تاکہ جو لوگ عذاب کے ان متواتر جھٹکوں سے بیدار ہوسکیں وہ بیدار ہو جائیں اور کلی تباہی سے محفوظ رہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے اس قانون کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے وَاِذَآ اَذَقۡنَا النَّاسَ رَحۡمَۃً مِّنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡہُمۡ اِذَا لَہُمۡ مَّکۡرٌ فِیۡۤ اٰیَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰہُ اَسۡرَعُ مَکۡرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا یَکۡتُبُوۡنَ مَا تَمۡکُرُوۡنَ (یونس ع ۳) یعنی جب ہم لوگوں کو کسی دُکھ اور مصیبت کے بعد اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ جھٹ ہمارے نشانوں کے متعلق کوئی نہ کوئی مخالفانہ تدبیر شروع کر دیتے ہیں، تُو انہیں کہہ دے کہ اللہ کی تدبیر بہت ہی جلد کارگر ہوا کرتی

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

محسن کا شکر گزار ہونا

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

(سنن الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک)

صبر و استقامت

● حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی وادی میں جا رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ ہم ابوعمارؓ، عمارؓ اور ان کی والدہؓ کے پاس آئے۔ ان کو تکالیف دی جارہی تھیں۔ حضرت یاسرؓ نے کہا کیا ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یاسرؓ سے فرمایا صبر کرو۔ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا بھی کی کہ اے اللہ! آل یاسر کی مغفرت فرما اور یقیناً تُو نے ایسا کر دیا ہے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 188 عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 25 اکتوبر 2024 (مکمل متن)
پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
مجلس انصار اللہ ناروے کی حضور انور سے آن لائن ملاقات
نماز جنازہ حاضر و غائب، وصایا، اعلانات
خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال وجواب
خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

جب لڑکیاں جوان ہوتی ہیں تو ان کو حجاب پہننا چاہیے، اپنا سر ڈھانکنا چاہیے، اپنے سینے کو ڈھانکنا چاہیے
ہم نے اللہ کے حکم کو ماننا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے حکم کو ماننا ہے تو پھر کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارا ہر کام اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے ہے

اگر اللہ میاں کو خوش کرنا ہے تو پھر لوگوں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں
پھر firm faith رکھو۔ شرماؤ نہ، ڈرو نہ
ہم سچے ہیں، ہمارا دین سچا ہے اور ہمارا ایمان پکا ہے

واقفین نو اپنا عملی نمونہ دکھائیں انہیں نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیے، سکول میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آنا چاہیے،
ان سے بلاوجہ بحث نہیں کرنی چاہیے، پڑھائی پر توجہ دینی چاہیے اور اپنے ٹیچروں کا کہنا ماننا چاہیے
جب لوگ دیکھیں گے کہ تمہارے اعلیٰ اخلاق ہیں اور اچھی باتیں کرتے ہو تو خود بخود پوچھیں گے کہ تم کون ہو؟ پھر تم بتا سکتے ہو کہ میں احمدی مسلمان ہوں
اس سے پھر تبلیغ کا موقع ملے گا

اگر شیطان نہ ہوتا تو انسان اچھے اور برے میں تمیز کرنا نہ سیکھتا
اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار دیا ہے اور اچھائی اور برائی کے نتائج کھول کر بیان کر دیے ہیں
جو لوگ اچھے اعمال کریں گے انہیں اللہ تعالیٰ انعامات سے نوازے گا

واقف نو کو دنیا کو فائدہ پہنچانے کے لیے کوئی کام کرنا چاہیے
فٹ بال کھیل کے تو صرف فٹ بال ہی کھیلو گے، اس لیے پڑھائی کر کے کچھ بنو اور ساتھ فٹ بال بھی کھیلو

اسلام ظلم کے خلاف ہے اور جو بھی ظالم ہو اور بربریت کا مظاہرہ کرے وہ گناہ گار ہوگا اور اس پر خدا کا عذاب نازل ہو سکتا ہے

❁ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ واقفینِ نو و واقفاتِ نو U.K کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح ❁

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مورخہ 5 فروری 2023ء کو یو کے جماعت کے ۹ سے ۱۱ رسال کی عمر کے واقفین نو اور واقفات نو کی آن لائن ملاقات ہوئی۔

حضورِ انور نے اس ملاقات کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے رونق بخشی جبکہ طاہر ہال، مسجد بیت الفتوح لندن سے واقفین نو بچے اور بچیوں نے آن لائن شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ سے ہی ہوا جس کے بعد حدیث مع اردو ترجمہ، نظم مع انگریزی ترجمہ پیش کی گئیں۔ بعد ازاں یوم مصلح موعود کے حوالے سے دو پریزنٹیشنز دی گئیں۔

اس کے بعد مختلف امور پر واقفین نو کو حضور انور سے سوال کرنے کا موقع ملا۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جب میں سیکنڈری سکول میں جاؤں گی تو میں نے سوچا ہوا ہے کہ میں حجاب پہن کر جایا کروں گی لیکن میں اپنی سہیلیوں اور دوسرے لوگوں کے ردّعمل سے گھبراتی ہوں۔ اس سلسلے میں انہوں نے حضور انور سے راہنمائی کی درخواست کی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ واقف نو ہو اور احمدی بھی ہو۔ تم اس بات پہ یقین رکھتی ہو کہ اسلام سچا مذہب ہے؟ اگر اسلام سچا مذہب ہے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں لکھا ہے کہ جب لڑکیاں جوان ہوتی ہیں تو ان کو حجاب پہننا چاہیے، اپنا سر ڈھانکنا چاہیے، اپنے سینے کو ڈھانکنا چاہیے۔ ہم نے اللہ کے حکم کو ماننا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے حکم کو ماننا ہے تو پھر کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارا ہر کام اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے ہے۔

حضور انور نے اس واقفہ نو سے استفسار فرمایا کہ تم نے اللہ میاں کو خوش کرنا ہے یا اپنے دوستوں کو؟ جس پر اس بچی نے جواب دیا کہ اللہ میاں کو۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر اللہ میاں کو خوش کرنا ہے تو پھر لوگوں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ پھر firm faith رکھو۔ شرماؤ نہ، ڈرو نہ۔ ہم سچے ہیں، ہمارا دین سچا ہے اور ہمارا ایمان پکا ہے۔

حضور انور نے اس بچی کو فرمایا کہ میں جان کر تمہیں اردو میں بتا رہا ہوں تا کہ تم وقف نو کو اردو بھی آئے۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ واقفین نو بچے کس طرح تبلیغ کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ متعدد مرتبہ مختلف کلاسوں اور میٹنگز میں مَیں نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ واقفین نو اپنا عملی نمونہ دکھائیں۔ انہیں نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیے، سکول میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آنا چاہیے، ان سے بلاوجہ بحث نہیں کرنی چاہیے، پڑھائی پر توجہ دینی چاہیے اور اپنے ٹیچروں کا کہنا ماننا چاہیے۔ جب لوگ دیکھیں گے کہ تمہارے اعلیٰ اخلاق ہیں اور اچھی باتیں کرتے ہو تو خود بخود پوچھیں گے کہ تم کون ہو؟ پھر تم بتا سکتے ہو کہ میں احمدی مسلمان ہوں۔ اس سے پھر تبلیغ کا موقع ملے گا اور تم بتا سکتے ہو کہ آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب مسلمان اپنی تعلیمات بھول جائیں گے تو مسیح موعود کا ظہور ہوگا جو اسلام کا احیائے نو کرے گا۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اسلام میں تہتر فرقے کس طرح بن گئے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس لیے مسلمانوں میں تہتر sects ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ جب مسلمان دین کی تعلیم کو بھول جائیں گے، قرآن کریم پہ عمل کرنا بند کر دیں گے اور مسلمانوں کا ہر لیڈر اپنا اپنا نکتہ نظر پیش کرے گا تو اس کے ساتھ ہی اس کا sect بن جائے گا۔ اور جب وہ وقت آئے گا تو پھر مسیح موعود آئے گا جو تمام sects کو اکٹھا کر لے گا اور ایک sect بن جائے گا جو مسیح موعود کی جماعت ہوگی اور وہی صحیح جماعت ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو مسیح موعود کو ماننے والے ہوں گے وہ صحیح مسلمان ہوں گے باقی صحیح مسلمان نہیں ہوں گے۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں فرمایا کہ جب مسیح موعود آئے تو اسے جا کے میرا اسلام کہنا اور اس کو قبول کر لینا۔ مسلمان یہ کہتے ہیں کہ وہ مسیح موعود ابھی نہیں آیا اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اترے گا اور اس کے ساتھ امام مہدی شامل ہو جائے گا اور پھر دونوں جنگ کر کے لوگوں کو مسلمان بنائیں گے اور انہیں ٹھیک کریں گے۔ لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس زمانے میں دینی جنگیں ختم ہو جائیں گی۔ اس لیے جو بھی دینی جنگ لڑے گا وہ جیت نہیں سکے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ اگر تم صحیح وجہ سے دینی جنگ لڑو گے تو مَیں تمہیں فتح دوں گا۔ لیکن آج کل تو دینی جنگ نہیں ہو رہی۔ ہر جگہ مسلمان دشمن سے جنگ میں ہار جاتے ہیں۔ ماریں پڑ رہی ہیں، برا حال ہو رہا ہے۔ اس لیے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو نہیں مان رہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا کہ تمام مسلمانوں کو ایک ہاتھ پہ جمع کرو۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے 130 سال پہلے حضرت مسیح موعودؑ نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا تب

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

بنوقریظہ کی قیدی عورتیں تقسیم ہوئی ہوں یا فروخت کی گئی ہوں اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا حکم دیا جو آپ کی وسعتِ رحمت اور عورتوں کے محسن کے طور پر آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی کوئی عورت تقسیم کی جائے یا فروخت کی جائے۔ اگر اس کے ساتھ چھوٹا بچہ یا بچی ہو تو اس کو اس کی ماں سے الگ نہ کیا جائے جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائے اور ایسا ہی اگر دو چھوٹی بہنیں ہوں تو انہیں بھی بالغ ہونے تک جدا نہ کیا جائے

قبیلہ اَوس کی جانب سے بنوقریظہ کی سفارش سننے پر حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ
اب وقت آ گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کروں

بنوقریظہ کے معاملے پر فیصلہ کرنے کے لیے حضرت سعدؓ کے تشریف لانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے سردار کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔
اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اپنے اس بہترین آدمی کے لیے کھڑے ہو جاؤ

حضرت سعدؓ نے بنوقریظہ کے متعلق فرمایا کہ میں ان کے بارے میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے بالغ مردوں کو قتل کر دیا جائے اور عورتوں اور بچوں کو قید کر دیا جائے اور مال تقسیم کر دیا جائے اور گھر مہاجرین کو دے دیے جائیں نہ کہ انصار کو۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد! تمہارا فیصلہ اللہ کے اس فیصلے کے مطابق ہے جو اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر کیا ہے۔
ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی فیصلے کے متعلق مجھے فرشتے نے سحری کے وقت بتایا تھا

غزوۂ بنوقریظہ کے اختتام پر بنوقریظہ کی سزا اور دیگر حالات و واقعات کا تفصیلی بیان

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 / اکتوبر 2024ء بمطابق 25 / اخاء 1403 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

جنگِ احزاب میں بنوقریظہ کے عہد توڑنے پر جنگِ احزاب کے بعد ان کے قلعوں کے محاصرہ کا ذکر ہو رہا تھا تاکہ انہیں مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور عہد شکنی کرنے کی سزا دی جائے۔

اس کی مزید تفصیل یوں ہے کہ جب محاصرہ شدید ہو گیا تو بنوقریظہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر قلعوں سے نیچے اتر آئے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 9، دار الکتب العلمیة 1993ء)

بنوقریظہ کا یہ محاصرہ کتنے دن رہا اس بارے میں مختلف روایات ہیں۔ بعض روایات دس دن کی ہیں۔ بعض پندرہ دن کی، بعض چودہ دن اور بعض جگہ پچیس دن بیان کیے جاتے ہیں۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 2 صفحہ 57، 59۔ دار الکتب العلمیة بیروت 1990ء)

(سبل الہدیٰ جلد 5 صفحہ 20، دار الکتب العلمیة 1993ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے مختلف تاریخوں کی روایات سے اخذ کر کے بیان فرمایا ہے کہ اس محاصرے کی مدت کم و بیش بیس دن تھی۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 599)

اس فیصلے میں حضرت سعد بن معاذؓ کو حَکَم بنایا گیا۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو قید کرنے کا حکم دیا تو ان کو رسیوں سے باندھ دیا گیا۔ اس کام کی نگرانی حضرت محمد بن مسلمہؓ نے کی۔ عورتوں اور بچوں کو قلعوں سے باہر نکالا اور ان کو بھی ایک طرف کر دیا اور ان پر حضرت عبداللہ بن سلامؓ کو نگران مقرر کیا اور جو کچھ ان کے قلعوں میں تھا مثلاً ہتھیار، سامان اور کپڑا وغیرہ، وہ جمع کیا گیا۔ انہیں وہاں پندرہ سو تلواریں، تین سو زرہیں، دو ہزار نیزے، پندرہ سو چمڑے کی ڈھالیں اور بہت سا سامان ملا۔ بہت سے برتن، شراب، گھڑے، نشہ آور چیزیں ملیں جن کو بہا دیا گیا اور بہت سے اونٹ اور دوسرے جانور بھی پائے گئے جو سب کے سب جمع کر لیے گئے۔ اَوس قبیلے کے معززین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بنوقریظہ ہمارے حلیف ہیں۔ عہد شکنی کی وجہ سے ہمارے حلیف بھی نادم و پریشان ہیں۔ پس ان کو ہماری خاطر بخش دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے رہے یہاں تک کہ اَوس کا اصرار بڑھنے لگا اور اَوس کے سارے لوگ ہی آ گئے اور التجا کرنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ ان کے بارے میں فیصلہ تم میں سے ہی ایک شخص کے حوالے کر دیا جائے؟ سب نے کہا کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ معاملہ سعد بن معاذ کے سپرد کیا جاتا ہے۔

ایک دوسری روایت میں اس طرح بیان ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فیصلے کے لیے میرے صحابہ میں سے جس کو چاہو اختیار کر لو تو انہوں نے حضرت سعد بن معاذؓ کو اختیار کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر راضی ہو گئے۔ حضرت سعدؓ اوس قبیلے کے رئیس تھے اور بنوقریظہ کے حلیف تھے۔ یوں قبیلہ اوس کے لوگ نہ صرف مطمئن ہو گئے بلکہ خوش ہو گئے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اب معاملہ ہمارے ہاتھ میں ہے اور عرب کا دستور تھا کہ حلیف کی پاسداری کی جاتی تھی۔ لیکن خدائی تقدیر کچھ اَور ہی فیصلہ کیے ہوئے تھی اور حضرت سعدؓ کا پاکیزہ اور مخلص دل خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی سب رشتوں اور تعلقات پر مقدم کیے ہوئے تھا۔ حضرت سعدؓ اس وقت مدینہ کی مسجد میں رفیدہ اسلمیہ کے خیمہ میں تھے۔ وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور ان کا مسجد میں ہی ایک خیمہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ کو اس خیمہ میں ٹھہرایا تھا تاکہ علاج معالجے کی نگرانی اور بسہولت ان کی، زخمیوں کی عیادت بھی کی جا سکے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملہ حضرت سعد بن معاذؓ کے سپرد کر دیا تو قبیلہ اوس والے ان کے پاس گئے اور انہیں ایک گدھے پر سوار کیا جس کی زین کھجور کی چھال کی تھی اور زین کے اوپر چمڑے کا گدا بچھایا ہوا تھا۔ اس کی لگام بھی کھجور کے ریشوں کی تھی۔ حضرت سعدؓ بھاری بھرکم جوان تھے۔ لوگ حضرت سعدؓ کے اردگرد جمع ہو گئے اور کہنے لگے اے ابوعمرو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے حلیفوں کا معاملہ آپ کے سپرد کیا ہے تاکہ آپ ان کے ساتھ بھلائی کریں۔ پس آپ ان پر احسان کیجیے۔ اتنے میں اَور بھی بہت سے لوگ جمع ہو گئے لیکن حضرت سعدؓ خاموش رہے۔ جب لوگوں کا اصرار زیادہ ہو گیا تو حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کروں۔

حضرت سعدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور لوگ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ جب حضرت سعد بن معاذؓ آئے اور بخاری اور مسلم میں ہے کہ جب وہ اس مسجد کے قریب آئے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور جسے بنوقریظہ کے محاصرے کے وقت نماز پڑھنے کے لیے تیار کیا گیا تھا تو ان کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے سردار کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ اور ایک

روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اپنے اس بہترین آدمی کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔

بنو عبدالاشہل کے لوگ کہتے ہیں ہم حضرت سعدؓ کے لیے دو صفیں بنائے کھڑے ہوئے۔ ہم میں سے ہر شخص ان کو خوش آمدید کہتا رہا یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سعد! ان کے درمیان فیصلہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کے زیادہ حقدار ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم ان کے بارے میں فیصلہ کرو۔ اوس کے لوگ کہنے لگے کہ اے ابوعمرو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے حلیفوں کا فیصلہ آپ کے سپرد کر دیا ہے۔ پس آپ ان کو یعنی ان کے ساتھ اچھا سلوک کیجیے اور ان کی مصیبتوں کو اپنے سامنے رکھیں۔ حضرت سعدؓ نے فرمایا کیا تم بنو قریظہ کے متعلق میرے فیصلے پر راضی ہو گے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ ہم آپ کے فیصلے پر اس وقت سے راضی ہیں جبکہ آپ ہم میں موجود نہ تھے یعنی آپ کی غیر حاضری میں بھی ہم نے آپ کا نام تجویز کیا تھا۔ ہماری طرف سے آپ کو اختیار ہے اور امید کرتے ہیں کہ آپ ہم پر احسان فرمائیں گے جیسے آپ کے علاوہ کسی اور نے اپنے حلیف بنو قینقاع کے ساتھ کیا ہے اور ہماری ترجیح آپ ہی ہیں اور ہم آپ کے فیصلے کے آج کے دن بہت محتاج ہیں۔ حضرت سعدؓ نے فرمایا میں پوری کوشش کروں گا۔ تو لوگوں نے پوچھا اس بات سے آپ کی کیا مراد ہے کہ میں پوری کوشش کروں گا؟ حضرت سعدؓ نے فرمایا تمہیں اللہ کے عہد و پیمان کی قسم کیا میرا فیصلہ ہی نافذ ہوگا؟ پکا کرنے کے لیے دوبارہ پوچھا۔ انہوں نے کہا جی ہاں۔ پھر حضرت سعدؓ اس طرف متوجہ ہوئے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال و عظمت کی وجہ سے آپؐ سے مخاطب نہ ہوئے اور یہ کہا کہ اور اِدھر بیٹھے ہوئے لوگ بھی یہ وعدہ کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان لوگوں نے کہا جی ہاں۔ پھر حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ میں ان کے بارے میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے بالغ مردوں کو قتل کر دیا جائے اور عورتوں اور بچوں کو قید کر دیا جائے اور مال تقسیم کر دیا جائے اور گھر مہاجرین کو دے دیے جائیں نہ کہ انصار کو۔ انصار نے کہا کہ ہم ان کے بھائی ہیں، ان کے ساتھ ہی تھے۔ فرمایا میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ تم سے مستغنی ہو جائیں۔ یعنی مہاجرین کچھ آزادانہ طور پر اپنے کام کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد! تمہارا فیصلہ اللہ کے اس فیصلے کے مطابق ہے جو اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ کے فیصلے کے بارے میں فرمایا۔ اسی فیصلے کے متعلق مجھے فرشتے نے سحری کے وقت بتایا تھا۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 9 تا 11، دار الکتب العلمیۃ 1993ء)

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد المواہب اللدنیہ جلد 3 صفحہ 81 دار الکتب العلمیۃ 1996ء)

اس کی تفصیل حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یوں لکھی ہے کہ ’’آخر کم و بیش بیس دن کے محاصرہ کے بعد یہ بدبخت یہود ایک ایسے شخص کو حَکَم مان کر اپنے قلعوں سے اترنے پر رضامند ہوئے جو باوجود ان کا حلیف ہونے کے ان کی کارروائیوں کی وجہ سے ان کے لیے اپنے دل میں کوئی رحم نہیں پاتا تھا اور جو گو عدل و انصاف کا مجسمہ تھا مگر اس کے قلب میں رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْن کی سی شفقت اور رأفت نہیں تھی۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ قبیلہ اَوس بنو قریظہ کا قدیم حلیف تھا اور اس زمانہ میں اس قبیلہ کے رئیس سعد بن معاذؓ تھے جو غزوۂ خندق میں زخمی ہو کر اب مسجد کے صحن میں زیر علاج تھے۔ ......سعدؓ سوار ہو کر آئے اور راستہ میں قبیلہ اَوس کے بعض لوگوں نے ان سے اصرار کے ساتھ اور بار بار یہ درخواست کی کہ قریظہ ہمارے حلیف ہیں جس طرح خزرج نے اپنے حلیف قبیلہ بنو قینقاع کے ساتھ نرمی کی تھی تم بھی قریظہ سے رعایت کا معاملہ کرنا اور انہیں سخت سزا نہ دینا۔ سعد بن معاذؓ پہلے تو خاموشی کے ساتھ ان کی باتیں سنتے رہے لیکن جب ان کی طرف سے زیادہ اصرار ہونے لگا تو سعد نے کہا کہ

’’یہ وہ وقت ہے کہ سعد اس وقت حق و انصاف کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہیں کر سکتا۔‘‘ یہ جواب سن کر لوگ خاموش ہو گئے۔

جب سعدؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو آپؐ نے صحابہ سے فرمایا: قُوْمُوْا اِلٰی سَيِّدِكُمْ۔ یعنی ’’اپنے رئیس کے لیے اٹھو اور سواری سے نیچے اترنے میں انہیں مدد دو۔‘‘ جب سعد سواری سے اتر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آگے بڑھے تو آپؐ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: ’’سعد! بنو قریظہ نے تمہیں حَکَم مانا ہے اور ان کے متعلق جو تم فیصلہ کرو انہیں منظور ہوگا۔‘‘ اس پر سعد نے اپنے قبیلہ اوس کے لوگوں کی طرف نظر اٹھا کر کہا۔ عَلَيْكُمْ بِذَالِكَ عَهْدُ اللّٰهِ وَمِيْثَاقُهٗ اِنَّ الْحُكْمَ فِيْهِمْ بِمَا حَكَمْتُ۔ ’’کیا تم خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ پختہ عہد کرتے ہو کہ تم بہرحال اس فیصلہ پر عمل کرنے کے پابند ہو گے جو میں بنو قریظہ کے متعلق کروں؟‘‘ لوگوں نے کہا ہاں ہم وعدہ کرتے ہیں۔ پھر سعدؓ نے اس جہت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے کہا۔ وَعَلٰى مَنْ هٰهُنَا۔ یعنی ’’وہ صاحب جو یہاں تشریف رکھتے ہیں کیا وہ بھی ایسا ہی وعدہ کرتے ہیں کہ وہ بہرحال میرے فیصلہ کے مطابق عمل کرنے کے پابند ہوں گے۔‘‘ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں وعدہ کرتا ہوں۔

اس عہد و پیمان کے بعد سعدؓ نے اپنا فیصلہ سنایا جو یہ تھا کہ

’’بنو قریظہ کے مقاتل یعنی جنگجو لوگ قتل کر دئے جائیں اور ان کی عورتیں اور بچے قید کر لیے جائیں اور ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دئے جائیں۔‘‘

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ سنا تو بے ساختہ فرمایا۔ لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ۔ یعنی ’’تمہارا یہ فیصلہ ایک خدائی تقدیر ہے۔‘‘ جو ٹل نہیں سکتی اور ان الفاظ سے آپ کا یہ مطلب تھا کہ بنو قریظہ کے متعلق یہ فیصلہ ایسے حالات میں ہوا ہے کہ اس میں صاف طور پر خدائی تصرف کام کرتا ہوا نظر آتا ہے اور اس لیے آپ کا جذبہ رحم اسے روک نہیں سکتا اور یہ واقعی درست تھا کیونکہ بنو قریظہ کا ابولبابہ کو اپنے مشورہ کے لیے بلانا اور ابولبابہ کے منہ سے ایک ایسی بات نکل جانا جو سراسر بے بنیاد تھی اور پھر بنو قریظہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حَکَم ماننے سے انکار کرنا اور اس خیال سے کہ قبیلہ اوس کے لوگ ہمارے حلیف ہیں اور ہم سے رعایت کا معاملہ کریں گے سعد بن معاذ رئیس اوس کو اپنا حَکَم مقرر کرنا۔ پھر سعد کا حق و انصاف کے رستے میں اس قدر پختہ ہو جانا کہ عصبیت اور جتھہ داری کا احساس دل سے بالکل محو ہو جاوے۔ اور بالآخر سعد کا اپنے فیصلہ کے اعلان سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا پختہ عہد لے لینا کہ بہرحال اس فیصلہ کے مطابق عمل ہوگا۔ یہ ساری باتیں اتفاقی نہیں ہو سکتیں اور یقیناً ان کی تہ میں خدائی تقدیر اپنا کام کر رہی تھی اور یہ فیصلہ خدا کا تھا نہ کہ سعد کا۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 599 تا 601)

سعد بن معاذؓ کے فیصلہ کی تنفیذ کے بارے میں مزید لکھا ہے کہ جب حضرت سعدؓ نے فیصلہ کر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو ذوالحجہ بروز جمعرات مدینہ واپس تشریف لے آئے۔ ایک روایت میں ہے کہ پانچ ذوالحجہ کو واپس آئے۔ ابن سعد نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سات ذوالحجہ کو مدینہ واپس تشریف لائے اور وہ جمعرات کا دن تھا۔ ان قیدیوں کے بارے میں حکم دیا کہ ان کو مدینہ میں لایا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق قیدیوں کو حضرت اسامہ بن زیدؓ کے گھر لایا گیا۔ عورتوں اور بچوں کو حضرت رملہ بنت حارثؓ کے گھر لایا گیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان سب کو حضرت رملہ بنت حارثؓ کے گھر قید کیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے کھجوریں لانے کا حکم دیا تو وہ ساری زمین پر بکھیر دی گئیں۔ لوگ بیشمار کھجوریں لے آئے اور یہودی ساری رات وہ بافراغت کھاتے رہے۔ ہتھیار، سامان، کپڑے وغیرہ حضرت رملہ کے گھر لانے کا حکم دیا اور اونٹوں اور بکریوں کو وہیں درختوں کے نیچے چرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 11، 12، دار الکتب العلمیۃ 1993ء)

(طبقات الکبریٰ جلد 2 صفحہ 58، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ’’ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بنو قریظہ کی بدعہدی اور غداری اور بغاوت اور فتنہ و فساد اور قتل و خونریزی کی وجہ سے خدائی عدالت سے یہ فیصلہ صادر ہو چکا تھا کہ ان کے جنگجو لوگوں کو دنیا سے مٹا دیا جاوے۔ چنانچہ ابتداء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس غزوہ کے متعلق غیبی تحریک ہونا بھی یہی ظاہر کرتا ہے کہ یہ ایک خدائی تقدیر تھی مگر خدا کو یہ منظور نہ تھا کہ اس کے رسول کے ذریعہ سے یہ فیصلہ جاری ہو اور اس لیے اس

ارشاد باری تعالیٰ

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ (آل عمران:29)

مومن، مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ پکڑیں

طالب دعا: بی. ایم خلیل احمد ولد مکرم بی. ایم. بشیر احمد صاحب وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17)

اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے
پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا

طالب دعا: سید بشیر الدین محمود احمد افضل مع فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

نے نہایت پیچ در پیچ غیبی تصرفات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بالکل الگ رکھا اور سعد بن معاذ کے ذریعہ اس فیصلہ کا اعلان کروایا اور فیصلہ بھی ایسے رنگ میں کروایا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالکل دخل نہیں دے سکتے تھے کیونکہ آپؐ وعدہ فرما چکے تھے کہ آپ بہرحال اس فیصلہ کے پابند رہیں گے'' جو سعد بن معاذ کریں گے۔

آپؐ پر غیر اور اعتراض کرنے والے لوگ بعض دفعہ ہمارے نوجوانوں کو بھی یہ کہہ کے زہر آلود کرتے ہیں کہ آپؐ نے بنو قریظہ پر ظلم کیا۔ اس کا یہ بڑا واضح جواب ہے کہ آپؐ نے تو فیصلہ کیا ہی نہیں اور فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ نے ان کے حلیف سے کروایا اور اس نے بھی آپؐ سے پختہ عہد لیا۔

بہرحال ''پھر چونکہ اس فیصلہ کا اثر بھی صرف آپ کی ذات پر نہیں پڑتا تھا بلکہ تمام مسلمانوں پر پڑتا تھا اس لیے آپ اپنا یہ حق نہیں سمجھتے تھے کہ اپنی رائے سے خواہ وہ کیسی ہی عفو و رحم کی طرف مائل ہو اس فیصلہ کو بدل دیں۔ یہی خدائی تصرف تھا جس کی طاقت سے متاثر ہو کر آپ کے منہ سے بے اختیار طور پر یہ الفاظ نکلے کہ قَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ۔ یعنی ''اے سعد! تمہارا یہ فیصلہ تو خدائی تقدیر معلوم ہوتی ہے۔'' جس کے بدلنے کی کسی کو طاقت نہیں۔

یہ الفاظ کہہ کر آپ خاموشی سے وہاں سے اٹھے اور شہر کی طرف چلے آئے اور اس وقت آپ کا دل اس خیال سے دردمند ہو رہا تھا کہ ایک قوم جس کے ایمان لانے کی آپ کے دل میں بڑی خواہش تھی اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے ایمان سے محروم رہ کر خدائی قہر و عذاب کا نشانہ بن رہی ہے اور غالباً اسی موقعہ پر آپ نے یہ حسرت بھرے الفاظ فرمائے کہ لَوْ اٰمَنَ بِیْ عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُوْدِ وَلَآمَنَتْ بِیَ الْيَهُوْدُ۔ یعنی ''اگر یہود میں سے مجھ پر دس آدمی (یعنی دس بارسوخ آدمی بھی ایمان لے آتے) تو میں خدا سے امید رکھتا تھا کہ یہ ساری قوم مجھے مان لیتی'' اور خدائی عذاب سے بچ جاتی۔ وہاں سے اٹھتے ہوئے آپؐ نے یہ حکم دیا کہ بنو قریظہ کے مردوں اور عورتوں اور بچوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا جائے۔ چنانچہ دونوں گروہوں کو علیحدہ علیحدہ کر کے مدینہ میں لایا گیا اور شہر میں دو الگ الگ مکانات میں جمع کر دیا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے ماتحت صحابہ نے (جن میں سے غالباً کئی لوگ خود بھوکے رہے ہوں گے) بنو قریظہ کے کھانے کے لیے ڈھیروں ڈھیر پھل مہیا کیا اور لکھا ہے کہ یہودی لوگ رات بھر پھل نوشی میں مصروف رہے۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 601 تا 602)

جب صبح ہوئی تو مدینہ کے ایک بازار میں گڑھے کھودنے کا حکم دیا جو اَبُو جَهْم عَدَوِی کے گھر اَحْجَارُ الزَّيْت تک کھودے گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور آپ کے ساتھ بعض دیگر صحابہ بھی تھے۔ آپ نے بنو قریظہ کے مردوں کو بلایا۔ انہیں ٹولیوں کی شکل میں نکالا جاتا اور اس خندق میں قتل کر دیا جاتا۔ جب انہیں لے جایا جا رہا تھا تو انہوں نے کعب بن اسد سے کہا تیری کیا رائے ہے کہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا کرنے لگے ہیں؟ کسی نے پوچھا ان سے۔ اس نے کہا جو تمہیں برا لگے۔ کعب بن اسد سے لوگوں نے کہا کہ تیری کیا رائے ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرنے لگے ہیں؟ اس نے کہا کہ جو تمہیں برا لگے۔ وہ کرنے لگے ہیں جو تمہیں اچھا نہیں لگے گا۔ ہلاکت ہو تم پر۔ تم کسی حالت میں بھی سمجھتے نہیں ہو۔ بلانے والا چھوڑتا نہیں اور جو چلا جاتا ہے وہ واپس نہیں آتا۔ اس کے لیے اللہ کی قسم! تلوار ہے۔ یعنی اب تو تمہاری زندگی کے بچنے کا کوئی بھی امکان نہیں ہے۔ میں نے تمہیں اس کے علاوہ کی طرف بلایا تھا لیکن تم نے انکار کر دیا۔ یہود کہنے لگے یہ غصہ کا وقت نہیں ہے۔ اگر ہم تمہاری رائے کو مان لیتے تو ہم اس عہد کو توڑنے کے مرتکب نہ ہوتے جو ہمارے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تھا۔ حیی بن اخطب نے کہا اب اس ملامت کو چھوڑ دو۔ اب تم سے کچھ بھی دور نہیں کیا جائے گا۔ اب بس تلوار کے لیے صبر کرو۔ حضرت علی اور حضرت زبیر بن عوام کو یہود کے قتل پر مامور کیا گیا۔ بعض روایات کے مطابق کچھ قیدیوں کو قتل کرنے کے لیے مختلف صحابہ میں تقسیم کر دیا گیا۔

(ماخوذ از سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 12، دار الکتب العلمیۃ 1993ء)

اس کی تفصیل حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یوں لکھی ہے کہ ''دوسرے دن صبح کو سعد بن معاذؓ کے فیصلہ کا اجرا ہونا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند مستعد آدمی اس کام کی سرانجام دہی کے لیے مقرر فرما دیئے اور خود بھی قریب ہی ایک جگہ میں تشریف فرما ہو گئے تا کہ اگر فیصلہ کے اجراء کے دوران میں کوئی بات ایسی پیدا ہو جس میں آپ کی ہدایت کی ضرورت ہو تو آپ بلا توقف ہدایت دے سکیں۔ نیز یہ کہ اگر کسی مجرم کے متعلق کسی شخص کی طرف سے رحم کی اپیل ہو تو اس میں آپ فوراً فیصلہ صادر فرما سکیں۔ کیونکہ گو سعد کے فیصلہ کی اپیل عدالتی رنگ میں آپ کے سامنے پیش نہیں ہو سکتی تھی مگر ایک بادشاہ یا صدر جمہوریت کی حیثیت میں آپ کسی فرد کے متعلق کسی خاص وجہ کی بناء پر رحم کی اپیل ضرور سن سکتے تھے۔ آپ نے بتقاضائے رحم یہ بھی حکم صادر فرمایا کہ مجرموں کو ایک ایک کر کے علیحدہ علیحدہ قتل کیا جاوے۔ یعنی ایک کے قتل کے وقت دوسرے مجرم پاس موجود نہ ہوں۔ چنانچہ ایک ایک مجرم کو الگ الگ لایا گیا اور بموجب فیصلہ سعد بن معاذ قتل کیا گیا۔''

جب حیی بن اخطب رئیس بنو نضیر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ کر کہنے لگا کہ ''اے محمدؐ! مجھے یہ افسوس نہیں ہے کہ میں نے تمہاری مخالفت کیوں کی لیکن بات یہ ہے کہ جو خدا کو چھوڑتا ہے خدا بھی اسے چھوڑ دیتا ہے۔'' پھر لوگوں کی طرف دیکھ کر کہنے لگا ''خدا کے حکم کے آگے کوئی چارہ نہیں ہے۔ یہ اسی کا حکم اور اسی کی تقدیر ہے۔''

اسی طرح کعب بن اسد کو جب قتل کیا گیا ''کعب بن اسد رئیس قریظہ کو میدانِ قتل میں لایا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اشارۃً مسلمان ہو جانے کی تحریک کی۔ اس نے کہا ''اے ابو القاسم! میں مسلمان تو ہو جاتا مگر لوگ کہیں گے موت سے ڈر گیا۔ پس مجھے یہودی مذہب پر ہی مرنے دو۔''

ایک یہودی رُفَاعَہ کی معافی کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اس کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ ''ایک اور یہودی رُفَاعَہ نامی تھا اس نے ایک رحم دل مسلمان خاتون کی منت سماجت کر کے اسے اپنی سفارش میں کھڑا کر لیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسلمان خاتون کی سفارش پر رفاعہ کو بھی معاف فرما دیا۔ غرض اس وقت جس شخص کی بھی سفارش آپؐ کے پاس کی گئی آپ نے اسے فوراً معاف کر دیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپؐ سعدؓ کے فیصلہ کی وجہ سے مجبور تھے ورنہ آپ کا قلبی میلان ان کے قتل کیے جانے کی طرف نہیں تھا۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 602)

یہ اس الزام کا بڑا واضح طور پہ جواب ہے کہ آپؐ نے ظلم کیا۔ اسی طرح ہوتا رہا یعنی بنو قریظہ کے مردوں کو قتل کیا جاتا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فارغ ہو گئے اور ان کو شفق کے غائب ہونے تک قتل کیا جاتا رہا۔ پھر گڑھوں کو مٹی سے بھر دیا گیا۔ یہ سب کچھ حضرت سعد بن معاذؓ کی آنکھوں کے سامنے ہوا۔ اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب کی۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 13، دار الکتب العلمیۃ 1993ء)

تاریخی روایات کے مطابق عورتوں میں سے صرف نُبَاتَہ کو قتل کیا گیا جو بنو قریظہ کے ایک شخص حَکَم کی بیوی تھی اور اس نے ایک مسلمان صحابی حضرت خَلَّادؓ کو جو کہ بنو قریظہ کے قلعہ کی دیوار کے ساتھ بیٹھے تھے اوپر سے پتھر پھینک کر مار دیا تھا۔ اس قتل کی سزا میں اسے قتل کیا گیا تھا۔ (سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 13، 14، دار الکتب العلمیۃ 1993ء) لیکن بعض سیرت نگار اس روایت سے اتفاق نہیں کرتے اور ان کے نزدیک بنو نضیر یا خیبر کی بعض روایات اس واقعہ کے ساتھ مل جل جانے کی وجہ سے اور بعض دیگر قرائن کی وجہ سے اس عورت کے قتل کا واقعہ درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

(الصحیح من سیرۃ النبی الاعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد 12 صفحہ 136-137۔ المرکز الاسلامی للدراسات)

رَيْحَانَہ بنت زید نَضَرِيَّہ کے واقعہ کا ذکر بھی ملتا ہے۔ بنو قریظہ کی قیدی عورتیں اور بچے مدینہ کے مسلمانوں میں تقسیم کر دیے گئے۔ ان میں بنو نضیر کی ایک عورت ریحانہ بنت زید تھی اور بنو قریظہ میں حَکَم نام کے ایک شخص سے اس کی شادی ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے لیے منتخب کیا۔ بعض کے نزدیک اس نے اسلام قبول کر لیا اور بعض کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بطور لونڈی کے رکھا اور بعض کے نزدیک شادی کی تھی۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 15، دار الکتب العلمیۃ 1993ء)

(سیرت انسائیکلوپیڈیا جلد 7 صفحہ 428-429 مطبوعہ دار السلام)

مختلف روایات ہیں۔ کیا سچ ہے کیا غلط ہے آگے اس کی وضاحت بھی ہو جاتی ہے جبکہ اس روایت کی تحقیق کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سیرت نگاروں کو اس میں غلطی لگی ہے اور اول تو یہ روایت ہی خلافِ واقعہ اور وضعی ہے اور

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دعا : سید وسیم احمد و افراد خاندان (جماعت احمدیہ سورو ضلع بالاسور، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی

(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا : شیخ صادق علی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ تالبر کوٹ، صوبہ اڈیشہ)

اگراس میں کچھ حقیقت ہے بھی تو صرف اتنی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آزاد کر دیا تھا اور وہ اپنے میکے واپس چلی گئی تھی اور وہیں وفات ہوئی۔ اور اگر بالفرض محال اس روایت کو تسلیم بھی کیا جائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے شادی کی تھی نہ کہ بطور لونڈی کے رکھا تھا۔

چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس کی تفصیل میں ریحانہ کا غلط واقعہ کے عنوان کے ساتھ لکھا ہے کہ ’’بعض مورخین لکھتے ہیں کہ بنوقریظہ کے قیدیوں میں ایک عورت ریحانہ تھی جسے آنحضرتؐ نے لونڈی کے طور پر اپنے پاس رکھ لیا تھا اور اسی روایت کی بناء پر سر ولیم میور نے اس موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہایت دلآزار طعن کیا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ روایت بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ اول تو صحیح بخاری کی محولہ بالا روایت جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوقریظہ کے قیدیوں کو صحابہ میں تقسیم فرما دیا تھا اس روایت کو غلط ثابت کرتی ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی قیدی عورت اپنے گھر کے لیے الگ کر لی تھی تو طبعاً اس موقع پر بخاری کی روایت میں اس کا ذکر ہونا چاہیے تھا مگر بخاری میں اس کا اشارہ تک نہیں ہے۔ علاوہ ازیں دوسری صحیح روایات سے معین طور پر ثابت ہے کہ ریحانہ ان قیدیوں میں سے تھی جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور احسان کے چھوڑ دیا تھا اور اس کے بعد ریحانہ مدینہ سے رخصت ہو کر اپنے میکے کے خاندان (بنونضیر) میں چلی گئی تھی اور پھر وہیں رہی اور علامہ ابن حجر نے جو اسلام کے چوٹی کے محققین میں سے ہیں اسی روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ لیکن اگر یہ تسلیم بھی کیا جاوے کہ ریحانہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی سرپرستی میں لے لیا تھا تو تب بھی یقیناً وہ آپ کی بیوی تھی نہ کہ لونڈی۔ چنانچہ جن مورخین نے ریحانہ کے متعلق یہ روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی سرپرستی میں لے لیا تھا ان میں سے اکثر نے ساتھ ہی یہ صراحت کی ہے کہ آپؐ نے اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لی تھی۔ چنانچہ ابن سعد نے ایک روایت خود ریحانہ کی زبانی نقل کی ہے جس میں وہ بیان کرتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آزاد کر دیا تھا اور پھر میرے مسلمان ہو جانے پر میرے ساتھ شادی فرمائی تھی اور میرا مہر بارہ اوقیہ‘‘ چالیس درہم ’’مقرر ہوا تھا اور ابنِ سعد نے اس روایت کے مقابلہ میں اس دوسری روایت کو جس پر سر ولیم میور نے بنیاد رکھی ہے صراحت کے ساتھ غلط اور خلاف واقعہ قرار دیا ہے۔‘‘ باقی یہ مشکوک روایات میں ہے بہرحال۔’’ اور لکھا ہے کہ یہی اہلِ علم کی تحقیق ہے۔ الغرض اول تو جیسا کہ بخاری کی روایت سے استدلال ہوتا ہے اور اصابہ میں تصریح کی گئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ریحانہ کو اپنی سرپرستی میں لیا ہی نہیں بلکہ اسے آزاد کر دیا تھا۔ جس کے بعد وہ اپنے خاندان میں جا کر آباد ہو گئی تھی۔ دوسرے اگر اس روایت کو تسلیم بھی کیا جاوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی سرپرستی میں لے لیا تھا تو تب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی فرمائی تھی اور اسے لونڈی کے طور پر نہیں رکھا۔‘‘ جیسا کہ اس کی اپنی ایک روایت سے بعض لوگوں نے لکھا ہے۔ کہاں تک وہ صحیح ہے اللہ بہتر جانتا ہے۔’’ علاوہ ازیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ ریحانہ کے نام اور حسب نسب اور قبیلہ وغیرہ کے متعلق روایات میں اس قدر اختلاف ہے کہ اس کے وجود ہی کے متعلق شبہ کرنا غالباً غیر معقول نہیں سمجھا جا سکتا۔ خصوصاً جبکہ اس بات کو مدنظر رکھا جاوے کہ اسے ایک ایسے شخص کی بیوی کہا جاتا ہے جو دنیا میں یقیناً سب سے زیادہ تاریخی شخص ہے واللہ اعلم۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 604، 605)

(لغات الحدیث جلد 4 صفحہ 527)

مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ جب مال غنیمت جمع ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کا حصہ کر کے تقسیم کیا۔ اس غزوہ میں چھتیس گھوڑے تھے۔ ایک گھوڑے کے لیے دو حصے اور گھڑسوار کے لیے ایک حصہ اور پیادہ کے لیے ایک حصہ مقرر کیا گیا۔ ایک ہزار عورتیں اور بچے قیدی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت تقسیم کرنے سے پہلے اس کا خمس نکالا۔ قیدیوں کے پانچ حصے کیے اور اس میں سے خمس رکھ لیا۔ آپ اس میں سے آزاد کرتے اور ہبہ کرتے اور خادم بناتے۔ اسی طرح کھجوروں میں سے بھی خمس نکالا اور ہر ایک چیز کا خمس نکال کر حصہ تقسیم کیا گیا۔ ان میں سے ہر ایک حصہ کے لیے قرعہ اندازی کی جاتی جو حصہ قرعہ اندازی میں خمس کا نکلتا وہ آپ لے لیتے اور حضرت مَحْمِیَہ بن جَزْء زُبَیْدِی کو خمس پر نگران مقرر کیا۔ پھر بقیہ چار حصے تقسیم کیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو بھی عطا فرمایا جو جنگ کے وقت حاضر تھیں۔ ان عورتوں میں حضرت صفیہ بنت عبدالمطلبؓ، حضرت ام عمارہؓ، حضرت ام سَلِیطؓ، حضرت ام علاءؓ انصاریہ، حضرت سمیراؓ بنت قیسؓ، حضرت ام سعد بن معاذؓ اور حضرت کَبْشَہ بنت رافعؓ شامل تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عُبَادہؓ کو ایک گروہ کے ساتھ خمس کے اموال یعنی قیدی وغیرہ فروخت کرنے کے لیے شام کی طرف بھیجا کہ ان کے بدلے میں ہتھیار اور گھوڑے خرید کر لائیں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان بن عفانؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے اس میں سے ایک حصہ خرید لیا۔ (سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 15، 16، دارالکتب العلمیۃ 1993ء) لیکن ایک رائے یہ بھی ہے کہ ان سب قیدیوں کو مدینہ میں ہی رکھا گیا تھا کہیں نہیں بھیجا گیا۔ پھر انہیں آہستہ آہستہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بطور احسان رہا بھی فرماتے رہے۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے مختلف تاریخ کی کتب سے اپنی تحقیق کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ’’بچے اور عورتیں جو سعد کے فیصلہ کے مطابق قید کر لیے گئے تھے ان کے متعلق بعض روایات سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نجد کی طرف بھجوا دیا تھا جہاں بعض نجدی قبائل نے ان کا فدیہ ادا کر کے انہیں چھڑا لیا تھا اور اس رقم سے مسلمانوں نے اپنی جنگی ضروریات کے لیے گھوڑے اور ہتھیار خریدے تھے۔ اگر ایسا ہوا ہو تو کوئی بعید نہیں کیونکہ نجدی قبائل اور بنوقریظہ آپس میں حلیف تھے اور غزوہ قریظہ سے صرف چند دن قبل ہی وہ غزوۂ احزاب میں مسلمانوں کے خلاف اکٹھے لڑ چکے تھے اور دراصل اہل نجد ہی کی انگیخت پر بنوقریظہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند کیا تھا۔ پس اگر نجد والوں نے اپنے حلیف بنوقریظہ کے قیدیوں کو مسلمانوں کے ہاتھ سے چھڑا لیا ہو تو جائے تعجب نہیں لیکن صحیح روایات سے پتہ لگتا ہے کہ یہ قیدی مدینہ میں ہی رہے تھے۔‘‘ کہیں نہیں گئے تھے ’’اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حسبِ دستور مختلف صحابیوں کی نگرانی میں تقسیم فرما دیا تھا۔ اور پھر ان میں سے بعض نے اپنا فدیہ ادا کر کے رہائی حاصل کر لی تھی۔ اور بعض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یونہی بطور احسان کے چھوڑ دیا تھا۔ اور پھر یہ لوگ بعد میں آہستہ آہستہ بطیبِ خاطر خود مسلمان ہو گئے۔ چنانچہ ان میں سے عَطِیَّہ قُرَظِی اور عبدالرحمٰن بن زُبَیر بن بَاطِیَا اور کعب بن سُلَیم اور محمد بن کَعْب کے نام تاریخ میں محفوظ ہیں اور یہ سب مسلمان ہو گئے تھے۔‘‘ اور ان میں جو مؤخر الذکر ہیں محمد بن کعب یہ شخص تو ایک بڑے پائے کے مسلمان گزرے ہیں۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 603، 604)

یہ قیدی عورتیں تقسیم ہوئی ہوں یا فروخت کی گئی ہوں اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا حکم دیا جو آپ کی وسعت رحمت اور عورتوں کے محسن کے طور پر آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی کوئی عورت تقسیم کی جائے یا فروخت کی جائے۔ اگر اس کے ساتھ چھوٹا بچہ یا بچی ہو تو اس کو اس کی ماں سے الگ نہ کیا جائے جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائے اور ایسا ہی اگر دو چھوٹی بہنیں ہوں تو انہیں بھی بالغ ہونے تک جدا نہ کیا جائے۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 16، دارالکتب العلمیۃ 1993ء)

(غزوہ بنوقریظہ از باشمیل صفحہ 181 نفیس اکیڈمی کراچی)

یہ تھا رحمۃ للعالمینؐ کا عمل اور آپؐ کا عورتوں پر احسان اور قیدیوں پر احسان اور اپنے مخالفین پر احسان لیکن آجکل مسلمانوں کا کیا حال ہے کہ اللہ اور رسولؐ کے نام پر لوگوں کو گھروں سے بے گھر کر رہے ہیں، نکال رہے ہیں، قتل کر رہے ہیں اور پھر اس کا نتیجہ یہی نکل رہا ہے کہ مسلمانوں کی اپنی عزت ختم ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کو بھی عقل اور سمجھ عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

الفضل انٹرنیشنل ۱۵رنومبر ۲۰۲۴ء

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہیئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: جے عظیم احمد ولد مکرم جے وسیم احمد صاحب امیر ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

آپ جماعت کے وہ ستون ہیں جن پر ہماری جماعت کی آئندہ آنے والی نسلوں کی تربیت کی ذمہ داری ہے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے
پس آپ کو چاہیے کہ اس حکم کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھتے ہوئے اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بلند کرنے کی کوشش کریں

آپ اپنے گھروں کے نگران ہیں اور اپنی اولادوں کی دینی اور اخلاقی تربیت کے ذمہ دار ہیں
اس لیے آپ کا فرض ہے کہ ان میں نمازوں کی پابندی، قرآن کریم کی تلاوت اور جماعتی پروگراموں میں شرکت کی عادت ڈالیں

انصار اللہ پر یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ اشاعت اسلام کا فریضہ نبھائیں
اپنے اندر تبلیغ کا جذبہ پیدا کریں اور اعلائے کلمۃ اللہ کی فکر میں رہیں

مجلس انصار اللہ کینیڈا کے سینتیسویں سالانہ اجتماع 2024ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام

مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ کینیڈا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے مجلس انصار اللہ کینیڈا کے سالانہ نیشنل اجتماع کے لئے پیغام کی درخواست کی تھی۔ اس موقع پر میں آپ سب انصار کو کچھ اہم ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں احمدیت کی نعمت سے نوازا ہے۔ یہ اس کا بہت بڑا احسان ہے جس کا شکرادا کرنا ہم پر فرض ہے۔ مجلس انصار اللہ کے اراکین کی حیثیت سے آپ کی ذمہ داریاں بہت اہم ہیں۔ آپ جماعت کے وہ ستون ہیں جن پر ہماری جماعت کی آئندہ آنے والی نسلوں کی تربیت کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس آپ کو چاہیے کہ اس حکم کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھتے ہوئے اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بلند کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نماز وہ دعا ہے جو جوش اور درد سے مانگی جاتی ہے۔ اپنی نمازوں میں اسی جذبے کو پیدا کریں تاکہ آپ کی دعائیں قبولیت کا درجہ پائیں۔

دوسری اہم ذمہ داری اپنی اولاد کی تربیت ہے۔ اس دور میں جہاں ہر طرف کفر و الحاد پھیلا ہوا ہے آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنی نسلوں کو دین سے جوڑے رکھیں۔ انہیں دین کی صحیح تعلیم دیں اور ان کے سامنے اپنے اعلیٰ اخلاقی نمونے قائم کریں۔ آپ اپنے گھروں کے نگران ہیں اور اپنی اولادوں کی دینی اور اخلاقی تربیت کے ذمہ دار ہیں۔ اس لیے آپ کا فرض ہے کہ ان میں نمازوں کی پابندی، قرآن کریم کی تلاوت اور جماعتی پروگراموں میں شرکت کی عادت ڈالیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس جماعت کا مقصد حقیقی معرفت اور تقویٰ کو دوبارہ قائم کرنا ہے۔ اس مقصد کے لئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں اور اپنے ماحول میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پھیلائیں۔

پھر انصار اللہ پر یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ اشاعت اسلام کا فریضہ نبھائیں۔ اپنے اندر تبلیغ کا جذبہ پیدا کریں اور اعلائے کلمۃ اللہ کی فکر میں رہیں۔ یہ ذمہ داریاں آسان نہیں ہیں۔ ان پر عمل کے لئے آپ کو مسلسل کوشش اور محنت اور دعا کرنی ہوگی۔ اور اگر آپ مستقل مزاجی سے ثابت قدم رہے تو اللہ تعالیٰ ضرور آپ کی مدد فرمائے گا۔ اس لئے اس اجتماع سے یہ عہد کر کے اٹھیں کہ آپ اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح نبھائیں گے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے کو اپنی اولین ذمہ داری سمجھیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے علمی، دینی اور روحانی معیاروں کو بلند کرے۔ اللہ آپ کا یہ اجتماع ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب فرمائے۔ آمین

تمام شرکاء کو میری طرف سے محبت بھرا اسلام پہنچا دیں۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 9 اکتوبر 2024)

۞۞۞

شادی کے موقع پر زیور اور کپڑوں کا مطالبہ

’’اس امر کی طرف اپنی جماعت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ رسمیں خواہ کسی رنگ میں ہوں بری ہوتی ہیں اور مجھے افسوس ہے کہ ہماری جماعت کے لوگوں نے اگر بعض رسمیں منائی ہیں تو دوسری شکل میں بعض اختیار بھی کر لی ہیں۔ نکاحوں کے موقع پر پہلے تو گھروں میں فیصلہ کر لیا جاتا تھا کہ اتنے زیور اور کپڑے لئے جائیں گے۔ پھر آہستہ آہستہ ایسی شرائط تحریروں میں آنے لگیں۔ پھر میرے سامنے بھی پیش ہونے لگیں۔ شریعت نے صرف مہر مقرر کیا ہے اس کے علاوہ لڑکی والوں کی طرف سے زیور اور کپڑے کا مطالبہ ہونا بے حیائی ہے اور لڑکی بیچنے کے سوا اس کے اور کوئی معنی میری سمجھ میں نہیں آئے ...... میں آئندہ کے لئے اعلان کرتا ہوں کہ اگر مجھے علم ہوگیا کہ کسی نکاح کے لئے زیور اور کپڑے وغیرہ کی شرائط لگائی گئی ہیں یا لڑکی والوں نے ایسی تحریک بھی کی ہے تو ایسے نکاح کا اعلان میں نہیں کروں گا۔‘‘

(خطبۂ نکاح 27 مارچ 1931ء الفضل 17/اپریل 1931ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند ۞ ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحُجّت پامال ۞ سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

طالب دعا: محمد نور اللہ شریف صاحب مرحوم وافراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

جمال وحسن قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے ۞ قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اُس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا ۞ بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

129 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 27، 28 اور 29/دسمبر 2024ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 129 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2024ء کیلئے مورخہ 27، 28 اور 29/دسمبر 2024ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس جلسہ میں شامل ہو کر اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

مذہبی رواداری

مذہبی آزادی اور دینی رواداری کے متعلق اسلامی تعلیم کا نمونہ جہاد کی بحث میں گزر چکا ہے۔ قرآن شریف نے اپنی متعدد آیات میں اس بات پر خاص زور دیا ہے کہ دین کا معاملہ ہر شخص کی ضمیر کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ پس دین میں قطعاً کسی قسم کا جبر واکراہ نہیں ہونا چاہئے۔ اور یہ تعلیم صرف کاغذوں کی زینت یا منبروں کی سجاوٹ نہیں تھی بلکہ اس پر نہایت دیانتداری کے ساتھ عمل کیا جاتا تھا۔ چنانچہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلا معاہدہ جو اسلام میں کیا یعنی وہ معاہدہ جو ہجرت کے بعد مدینہ کی یہودی آبادی کے ساتھ کیا گیا اس کی بنیاد مذہبی آزادی اور مذہبی رواداری کے اصول پر ہی قائم کی گئی تھی۔ ہم یہ بھی پڑھ چکے ہیں کہ جب بنونضیر کو ان کی غداری اور فتنہ انگیزی کی سزا میں مدینہ سے جلاوطن کیا گیا اور اس وقت انہوں نے اپنے ساتھ ان لوگوں کو بھی لے جانا چاہا جو انصار کی اولاد تھے مگر انصار کے منت ماننے کے نتیجہ میں یہودی بنادیئے گئے تھے تو انصار نے انہیں مدینہ میں روک لینا چاہا، لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے یہ اختلاف پیش ہوا تو آپ نے یہ فرماتے ہوئے کہ دین کے معاملہ میں جبر نہیں ہوسکتا انصار کے خلاف فیصلہ فرمایا اور بنونضیر کو اجازت دی کہ وہ ان لوگوں کو اپنے ساتھ لے جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہی آگے چل کر یہ واقعات بھی ہمارے سامنے آئیں گے کہ جب خیبر کے یہودی اور نجران کے عیسائی اسلامی حکومت میں داخل ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عقیدہ اور عمل دونو میں انہیں کامل آزادی عطا کی۔ بلکہ روایت آتی ہے کہ جب نجران کے عیسائی مدینہ میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں مسجد نبوی کے اندر اپنے طریق پر عبادت کرنے کی اجازت عطا فرمائی اور جب بعض صحابہ نے انہیں روکنا چاہا تو آپ نے ان صحابہ کو منع فرمادیا۔ چنانچہ ان عیسائیوں نے مشرق رو ہو کر عین مسجد نبوی میں اپنی عبادت کے مراسم ادا کئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد بھی خلفاء اربعہ نے مذہبی رواداری کا ایک کامل نمونہ قائم کیا۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کے متعلق روایت آتی ہے کہ وہ جب کبھی بھی کوئی اسلامی فوج روانہ فرماتے تھے تو اس کے امیر کو خاص طور پر یہ ہدایت فرماتے تھے کہ غیر مسلم اقوام کی عبادت گاہوں اور ان کے مذہبی بزرگوں کا پورا پورا احترام کیا جاوے۔ اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب شام کا ملک فتح ہوا تو جو معاہدہ وہاں کی عیسائی آبادی کے ساتھ مسلمانوں کا قرار پایا اس میں مذہبی آزادی اور مذہبی رواداری کی روح سارے امور پر غالب تھی۔

جزیہ کا مسئلہ

جزیہ کا مسئلہ بعض لوگوں کو قابل اعتراض نظر آتا ہے حالانکہ وہ محض ایک ٹیکس تھا جو نظام حکومت کے چلانے کے لئے غیر مسلم رعایا سے لیا جاتا تھا اور جس کا فائدہ بالواسطہ خود ٹیکس دینے والوں کو ہی پہنچتا تھا کیونکہ اس روپے سے حکومت ان کے حقوق کی حفاظت ان کے آرام وآسائش اور ان کی بہبودی کا انتظام کرتی تھی اور ان کے جان ومال کی حفاظت کے لئے افواج مہیا کرتی تھی اور اگر یہ اعتراض ہو کہ یہ ٹیکس غیر مسلم رعایا کے ساتھ مخصوص کیوں تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو یہ ٹیکس فوجی خدمت کا معاوضہ سمجھا جاتا تھا جو مسلمان سپاہی سرانجام دیتے تھے مگر جس سے غیر مسلم رعایا آزاد رکھی گئی تھی یعنی جہاں ہر مسلمان گویا جبری بھرتی کے قانون کے ماتحت تھا وہاں غیر مسلم رعایا اس پابندی سے آزاد تھی۔ اس صورت میں یہ انصاف کا تقاضا تھا کہ اسلامی حکومت کے فوجی اخراجات کا بوجھ ایک حد تک غیر مسلم رعایا پر بھی ڈالا جاتا اور یہی جزیہ تھا۔ علاوہ ازیں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل اسلام میں ٹیکس کے معاملہ کو تین شاخوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

اوّل وہ ٹیکس جو صرف مسلمانوں کے ساتھ خاص تھے مثلاً زکوٰۃ۔ دوم وہ ٹیکس جو صرف غیر مسلموں کے ساتھ خاص تھے مثلاً جزیہ۔ سوم مشترک ٹیکس جو حسب حالات سب پر لگائے جاسکتے تھے مثلاً زمین کا مالیہ۔ اس تقسیم وتفریق کی وجہ یہ تھی کہ اسلامی حکومت کو بعض ایسے کام بھی کرنے پڑتے تھے جو مسلمانوں کے دینی مصالح کے ساتھ خاص تھے اور یہ انصاف سے بعید تھا کہ ان کا بوجھ غیر مسلم رعایا پر ڈالا جاتا لہٰذا کمال دیانت داری کے ساتھ اسلام نے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے بعض ٹیکس جُدا جُدا کردیئے۔ چنانچہ جہاں مسلمانوں کے مخصوص ٹیکس یعنی زکوٰۃ میں دینی اور سیاسی اغراض ہردو مخلوط طور پر شامل کردی گئیں وہاں غیر مسلموں کے مخصوص ٹیکس یعنی جزیہ کے مصارف میں کوئی دینی غرض شامل نہیں کی گئی بلکہ اسے عام رکھا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بیشتر صورتوں میں زکوٰۃ کا ٹیکس جو مسلمانوں کے لئے خاص ہے جزیہ کے ٹیکس سے بھاری ہوتا ہے کیونکہ اس کے مصارف زیادہ ہیں۔ پس غور کیا جاوے تو جزیہ کے ٹیکس کا غیر مسلموں کے ساتھ مخصوص کردیا جانا اسلام اور بانیٔ اسلام کی اعلیٰ درجہ کی دیانت کا ثبوت ہے مگر افسوس ہے کہ نادان لوگوں نے اسی کو ایک اعتراض کی بنیاد بنالیا ہے۔

اب رہا جزیہ کی تشخیص وتحصیل کا سوال، سو اس معاملہ میں بھی اسلام نے ایک ایسا اعلیٰ نمونہ قائم کیا ہے جس کی نظیر کسی دوسری جگہ نہیں ملتی۔ اس کے متعلق سب سے پہلی بات تو یہ جاننی چاہئے کہ اسلام نے جزیہ کے ٹیکس کی کوئی شرح معین نہیں کی بلکہ اسے ہر زمانہ اور ہر قوم کے حالات پر چھوڑ دیا ہے چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرب کے مختلف قبائل کے ساتھ جزیہ کے متعلق مختلف صورتیں اور مختلف شرحیں اختیار کی تھیں۔ چنانچہ مثلاً نجران کے عیسائیوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجموعی طور پر دو ہزار چادریں اور بعض ضروری چیزیں سالانہ مقرر کی تھیں۔ مگر اس کے مقابل پر یمن کے لوگوں سے اوسطاً ایک دینار فی کس سالانہ مقرر ہوا تھا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کے خلفاء نے بھی یہی طریق جاری رکھا کہ ہر قوم کے مناسب حال ان سے جزیہ کا ٹیکس وصول کیا جاتا تھا اور افراد پر اس ٹیکس کی تقسیم ایسے رنگ میں کی جاتی تھی کہ ہر شخص پر اس کی مالی طاقت کے مطابق بوجھ پڑتا تھا۔ چنانچہ تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ خلفاء اربعہ کے زمانہ میں جزیہ کے ٹیکس کی صورت عموماً یہ تھی کہ خوشحال لوگوں سے اڑتالیس درہم سالانہ لیا جاتا تھا اور متوسط الحال لوگوں سے چوبیس درہم سالانہ اور ان سے کم حیثیت لوگوں سے صرف بارہ درہم سالانہ لیا جاتا تھا۔

یہ خفیف ٹیکس بھی ساری غیر مسلم آبادی پر نہیں لگایا جاتا تھا بلکہ مندرجہ ذیل اقسام کے لوگ اس سے مستثنیٰ تھے۔

(1) تمام وہ لوگ جو مذہب کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتے تھے۔

(2) تمام عورتیں اور بچے۔

(3) تمام بوڑھے اور معمر لوگ جو کام کے ناقابل تھے۔

(4) تمام نابینا لوگ اور اسی قسم کے دوسرے معذور لوگ جو کوئی کام نہ کرسکتے تھے۔

(5) تمام مساکین اور غرباء جن کی مالی حالت جزیہ کی ادائیگی کے قابل نہ تھی۔

جزیہ کی تحصیل میں یہ اصول مدنظر رکھے جاتے تھے۔

(الف) جزیہ دینے والے کو اختیار تھا کہ خواہ نقد ادا کرے یا اس کی قیمت کے اندازے پر کوئی چیز دے دے۔

(ب) جزیہ کی وصولی کے متعلق تاکیدی حکم تھا کہ اس معاملہ میں کسی قسم کی سختی سے کام نہ لیا جاوے اور بالخصوص بدنی سزا سے منع کیا گیا تھا۔

(ج) اگر کوئی شخص ایسی حالت میں مرجاتا تھا کہ اس کے ذمہ جزیہ کی کوئی رقم واجب الادا ہوتی تھی تو وہ معاف کردی جاتی تھی اور مرنے والے کے ورثاء اور ترکہ کو اس کا ذمہ وار نہیں قرار دیا جاتا تھا۔

کیا یہ مراعات آج کوئی قوم کسی دوسری قوم سے کرتی ہے؟ پھر یہی نہیں کہ جزیہ کی تشخیص میں نرمی سے کام لیا جاتا تھا بلکہ اگر جزیہ واجب ہوجانے کے بعد بھی کسی شخص کی مالی حالت جزیہ ادا کرنے کے قابل نہ رہتی تھی تو اسے جزیہ کی رقم معاف کردی جاتی تھی۔ چنانچہ ذیل کا تاریخی واقعہ اس کی ایک دلچسپ مثال ہے۔ روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ ایک ایسی جگہ سے گزرے جہاں بعض غیر مسلموں سے جزیہ وصول کرنے میں کچھ سختی کی جارہی تھی۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ فوراً رک گئے اور غصہ کی حالت میں دریافت فرمایا کہ ”یہ معاملہ کیا ہے؟“ عرض کیا گیا کہ ”یہ لوگ جزیہ ادا نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ہمیں اس کی طاقت نہیں ہے۔“ حضرت عمرؓ نے فرمایا ”تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ان پر وہ بوجھ ڈالا جاوے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے۔ انہیں چھوڑ دو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص دنیا میں لوگوں کو تکلیف دیتا ہے وہ قیامت کے دن خدا کے عذاب کے نیچے ہوگا۔ چنانچہ ان لوگوں کا جزیہ معاف کردیا گیا۔“

حضرت عمرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاکیدی ارشادات کے ماتحت اپنی غیر مسلم رعایا کا اس قدر خیال تھا کہ انہوں نے فوت ہوتے ہوئے خاص طور پر ایک وصیت کی جس کے الفاظ یہ تھے: ”میں اپنے بعد میں آنے والے خلیفہ کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اسلامی حکومت کی غیر مسلم رعایا سے بہت نرمی اور شفقت کا معاملہ کرے۔ ان کے معاہدات کو پورا کرے۔ ان کی حفاظت کرے۔ ان کے لئے ان کے دشمنوں سے لڑے اور ان پر قطعاً کوئی ایسا بوجھ یا ذمہ داری نہ ڈالے جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 650 تا 654، مطبوعہ قادیان 2006)

❁❁❁

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

آپ کی تمام فکریں دُنیا کی طرف نہ ہوں بلکہ دین میں ترقی مقصد ہو

اس سے دنیا بھی ملے گی اور دین بھی ملے گا

(پیغام حضور انور برموقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا : افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دارالرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقیقی کامیابی پانے کیلئے اور بامراد ہونے کیلئے

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے

(خطبہ جمعہ 24 ؍مئی 2019)

طالب دعا : بی. ایس. عبدالرحیم ولد مکرم شیخ علی صاحب مرحوم (صدر جماعت احمدیہ منگلور، کرناٹک)

رسول کریم ﷺ کی جرأت اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا یہ حال تھا کہ آپؐ سردی میں رات کو اُٹھ اُٹھ کر جاتے اور خندق کا پہرہ دیتے۔ پہرہ دیتے ہوئے تھک جاتے اور سردی سے نڈھال ہو جاتے تو تھوڑی دیر لحاف میں لیٹ جاتے مگر جسم کے گرم ہوتے ہی خندق کی حفاظت کیلئے چلے جاتے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 27 /ستمبر 2024 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کس طرح آنحضرت ﷺ کے ساتھ وفا و قربانی میں پیش پیش تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے جاں نثار صحابہ کا بھی آپؐ سے وفا کا عجیب رنگ تھا اس طرح وہ اپنے آپ کو پیش کر رہے ہیں اور دوسری طرف نبی کریم ﷺ اپنی ذات پر ان سب کو ترجیح دے رہے تھے۔ ایسے شجاع کہ اپنی جان کا کوئی فکر نہیں اہل مدینہ کا فکر ہے اور اس کے لیے اکثر خود جگہ جگہ موجود ہوتے ہیں اور کبھی بظاہر آرام کرنے کے لیے خیمہ میں تشریف لاتے بھی ہیں تو اس کا اکثر حصہ خدا کے حضور سربسجود ہو کر دعائیں کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

سوال: غزوہ احزاب میں بنو قریظہ کا حصہ کیوں غیر محفوظ تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بنو قریظہ مسلمانوں کے حلیف تھے اور اگر وہ کھلی جنگ میں شامل نہ بھی ہوتے تب بھی مسلمان یہ امید کرتے تھے کہ ان کی طرف سے ہو کر مدینہ پر کوئی حملہ نہیں کر سکے گا۔ اسی وجہ سے ان کی طرف کا حصہ بالکل غیر محفوظ چھوڑ دیا گیا تھا۔

سوال: بنو قریظہ اور کفار نے مسلمان لشکر کی صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے کیا فیصلہ کیا؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: بنو قریظہ اور کفار نے بھی اس صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے یہ فیصلہ کر دیا تھا کہ جب بنو قریظہ کفار کے ساتھ مل گئے تو وہ کھلے بندوں کفار کی مدد نہ کریں تا ایسا نہ ہو کہ مسلمان مدینہ کی اس طرف کی حفاظت کا بھی کوئی سامان کر لیں۔ جو بنو قریظہ کے علاقہ کے ساتھ ملتی تھی یہ تدبیر نہایت ہی خطرناک تھی۔ مسلمانوں کو غافل رکھتے ہوئے کسی ایسے وقت میں بنو قریظہ کا دشمن کے ساتھ جا ملنا جبکہ اسلامی فوج پر کفار کی فوج کا زبردست دھاوا ہو رہا ہو مدینہ کی اس طرف کی حفاظت کو جس طرف بنو قریظہ کے قلعے واقعہ تھے بالکل ناممکن بنا دیتا تھا۔

سوال: رسول کریم ﷺ نے مدینہ کی حفاظت کیلئے پانچ سو افراد کا تعین کرنے کا فیصلہ کیوں فرمایا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مسلمانوں کی فکر قدرتی تھی اور اس کے سدِّ باب کے لیے بھی کوشش ضروری تھی۔ اس کے لیے مدینہ کی حفاظت کے لیے پانچ سو افراد کا تعین کرنے کا فیصلہ آپؐ نے فرمایا۔ اس کی تفصیل سیرت نگاروں نے یوں بیان کی ہے کہ بنو قریظہ کے معاہدہ توڑنے کی خبر مسلمانوں تک پہنچ گئی تو ان کا خوف بڑھ گیا اور ان کو عورتوں اور بچوں کی فکر ہونے لگی اور مسلمانوں کی حالت ویسی ہو گئی جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اِذۡ جَآءُوۡکُمۡ مِّنۡ فَوۡقِکُمۡ وَمِنۡ اَسۡفَلَ مِنۡکُمۡ وَاِذۡ زَاغَتِ الۡاَبۡصَارُ وَبَلَغَتِ الۡقُلُوۡبُ الۡحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوۡنَ بِاللّٰہِ الظُّنُوۡنَا (الاحزاب: 11) جب وہ تمہارے پاس تمہارے اوپر کی طرف سے بھی اور تمہارے نشیب کی طرف سے بھی آئے اور جب آنکھیں پتھرا گئیں اور دل اچھلتے ہوئے ہنسلیوں تک جا پہنچے اور تم لوگ اللہ پر طرح طرح کے گمان کر رہے تھے۔

سوال: خندق کے کتنے مقامات پر پہرہ دیا گیا تھا اور ان سب کا نگران کون تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اور مسلمان تو دشمن کے سامنے تھے اور مختلف جگہوں پر باری باری خندق کا پہرہ دیتے تھے۔ وہ وہاں سے نہیں ہٹ سکتے تھے۔ سیرت نگاروں نے خندق کے آٹھ مقامات کا ذکر کیا ہے جہاں پہرہ دیا جاتا تھا اور ان سب کا نگران حضرت زبیر بن عوامؓ کو بنایا گیا تھا۔

سوال: جب رسول کریم ﷺ کو بنو قریظہ کے متعلق خبر ملی کہ وہ کسی بھی وقت مدینہ پر حملہ کرنے والے ہیں تو آپ ﷺ نے کیا تجویز فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بنو قریظہ چونکہ اب معاہدہ ختم کر کے محاصرہ کرنے والے قبائل کے ساتھ مل چکے تھے اور ان کی بابت خبریں ملنے لگیں کہ وہ کسی بھی وقت مدینہ پر حملہ کرنے والے ہیں۔ جب آپ ﷺ کو یہ خبر ملی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت سَلَمہ بن اسلمؓ کو دو سو افراد کے ساتھ اور حضرت زید بن حارثہؓ کو تین سو افراد کے ساتھ مدینہ کی حفاظت کے لیے بھیجا اور فرمایا کہ رات کے وقت وہ مختلف جگہوں پر پہرہ دیں اور وقتاً فوقتاً تکبیر یعنی اللہ اکبر کے نعرے لگاتے رہیں۔

سوال: رسول کریم ﷺ کی جرأت اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا کیا حال تھا؟

جواب: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ کی جرأت اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا یہ حال تھا کہ آپؐ سردی میں رات کو اٹھ اٹھ کر اس جگہ جاتے اور اس کا پہرہ دیتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ پہرہ دیتے ہوئے تھک جاتے اور سردی سے نڈھال ہو جاتے تو واپس آ کر تھوڑی دیر میرے ساتھ لحاف میں لیٹ جاتے مگر جسم کے گرم ہوتے ہی پھر اس شگاف کی حفاظت کے لیے چلے جاتے۔ اِس طرح متواتر جاگنے سے آپ ایک دن بالکل نڈھال ہو گئے اور رات کے وقت فرمایا کاش! اِس وقت کوئی مخلص مسلمان ہوتا تو میں آرام سے سو جاتا۔ اتنے میں باہر سے سعد بن وقاص کی آواز آئی۔ آپؐ نے پوچھا کہ کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا آپؐ کا پہرہ دینے کو۔ آپؐ نے فرمایا مجھے پہرہ کی ضرورت نہیں تم فلاں جگہ جہاں خندق کا کنارہ ٹوٹ گیا ہے جاؤ اور اس کا پہرہ دو تا مسلمان محفوظ رہیں۔ چنانچہ سعدؓ اس جگہ کا پہرہ دینے چلے گئے اور آپ سو گئے۔

سوال: جنگ احزاب کا دن مسلمانوں کے لئے کس طرح کا دن تھا؟

جواب: حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بیان فرمایا: اس وقت مدینہ کا مطلع ظاہری اسباب کے لحاظ سے سخت تاریک و تار تھا۔ شہر کے چاروں طرف ہزارہا خونخوار دشمن ڈیرہ ڈالے پڑے تھے جو ہر وقت اس تاک میں تھے کہ کوئی موقعہ ملے تو مسلمانوں پر حملہ آور ہو کر ان کو ملیا میٹ کر دیں۔ شہر میں مسلمانوں کے پہلو میں غدّار بنو قریظہ تھے جن کے سینکڑوں مسلح نوجوان اپنی ذات میں ایک جری لشکر سے کم نہ تھے اور جو جس وقت چاہتے یا موقعہ پاتے عقب کی طرف سے مسلمانوں پر حملہ آور ہو سکتے تھے اور مسلمان خواتین اور بچے جو شہر میں تھے وہ تو گویا ہر وقت ان کا شکار ہی تھے۔ اس صورت حال نے جس کی حقیقت کسی سمجھدار شخص پر مخفی نہیں رہ سکتی تھی کمزور مسلمانوں میں سخت پریشانی اور سراسیمگی پیدا کر دی اور منافق طبع لوگ تو برملا کہنے لگے کہ مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗۤ اِلَّا غُرُوۡرًا معلوم ہوتا ہے کہ خدا اور اس کے رسول کے وعدے مسلمانوں کی فتح و کامرانی کے متعلق یونہی جھوٹے ہی تھے۔ بعض منافقین نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو ہو کر یہ کہنا شروع کیا کہ یارسول اللہ! شہر میں ہمارے مکانات بالکل غیر محفوظ ہیں آپ اجازت دیں تو ہم اپنے گھروں میں ٹھہر کر ان کی حفاظت کریں۔ جس کے جواب میں خدائی وحی نازل ہوئی کہ وَمَا ہِیَ بِعَوۡرَۃٍ اِنۡ یُّرِیۡدُوۡنَ اِلَّا فِرَارًا یہ غلط ہے کہ ان لوگوں کو اپنے گھروں کے غیر محفوظ ہونے کا خیال ہے بلکہ بات یہ ہے کہ وہ میدان کارزار سے بھاگنے کی راہ ڈھونڈ رہے ہیں۔

✿ ✿ ✿

اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کے فضلوں سے حصہ پانے کی معراج آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات ہے اور آپؐ پر ایمان اور آپؐ کی تعلیم پر مکمل عمل اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور نصرتوں کا حصہ دار بناتا ہے اور اس تعلیم پر عمل کرنے والوں کی دنیا و آخرت سنوارتا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 02 /جون 2006 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: خطبہ کے شروع میں حضور انور نے کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورہ مومن کی آیت نمبر 52 کی تلاوت فرمائی: اِنَّا لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَیَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡاَشۡہَادُ۔

سوال: اللہ تعالیٰ جب انبیاء کو بھیجتا ہے تو انکے دل میں کیا ڈالتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب اپنے انبیاء دنیا میں بھیجتا ہے تو ان کے دل اس یقین سے پُر کرتا ہے کہ زندگی کے ہر لمحہ پر، ہر موڑ پر اللہ تعالیٰ ان کا معین و مددگار ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی نصرت کا یہ یقین ہی ہے جو انہیں توکل میں بڑھاتا چلا جاتا ہے اور جو انبیاء کی تاریخ ہمارے سامنے ہے جس کی معراج ہمیں آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہمیں نظر آتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ کیسے کیسے کٹھن اور مشکل حالات اور مقامات سے اللہ تعالیٰ اپنے ان خاص بندوں کو اپنی نصرت فرماتے ہوئے نکال کر لے آتا ہے اور پھر اس کے بعد یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے انبیاء کے وقت میں، ان کی زندگی میں ان کے ماننے والے اور اس تعلیم پر عمل کرنے والوں میں ہم دیکھتے ہیں۔ اور پھر بعد میں جو اس حقیقی تعلیم کے ساتھ چمٹے رہتے ہیں جو کہ وہ انبیاء لے کر آئے وہ لوگ یہ نظارے دیکھتے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کے فضلوں سے حصہ پانے کی معراج آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات ہے اور آپؐ پر ایمان اور آپؐ کی تعلیم پر مکمل عمل اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور نصرتوں کا حصہ دار بناتا ہے اور اس تعلیم پر عمل کرنے والوں کی دنیا و آخرت سنوارتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اس رسول ﷺ اور مومنوں سے وعدہ ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت اِنَّا لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا کی تفسیر میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ اِنَّا لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ایک یقینی اور حتمی وعدہ ہے...... بھلا اگر خدا کسی کے دل میں مدد کا خیال نہ ڈالے تو کوئی کیونکر مدد کر سکتا ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ حقیقی معاون و ناصر وہی پاک ذات ہے جس کی شان نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَنِعۡمَ النَّصِیۡرُ وَ نِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ ہے۔ دنیا اور دنیا کی مددیں ان لوگوں کے

سامنے کَالْمَیِّت ہوتی ہیں اور وہ مردہ کیڑے کے برابر بھی حقیقت نہیں رکھتی ہیں۔

سوال: حضرت نوحؑ کی پکار پر اللہ تعالیٰ نے کس طرح دعا کو قبول کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت نوحؑ کی پکار پر اللہ تعالیٰ نے کس طرح دعا کو قبول کیا اور ظالموں سے نجات دلائی۔ اس کا ذکر قرآن کریم میں یوں آتا ہے وَنُوْحًا اِذْ نَادٰی مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ۔ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ۔ اور نوح کا بھی ذکر کر جب قبل ازیں اس نے پکارا تو ہم نے اسے اس کی پکار کا جواب دیا اور اسے اور اس کے اہل کو ایک بڑی بے چینی سے نجات بخشی۔ اور ہم نے اس کی اُن لوگوں کے مقابل مدد کی جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا تھا۔ یقیناً وہ ایک بڑی بدی میں مبتلا لوگ تھے پس ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا مشابہت ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جس طرح حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے کشتی کے ذریعہ سے بچایا تھا اور دعا قبول کرتے ہوئے قوم کو غرق کیا تھا اس زمانے میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے طاعون کا نشان دے کر فرمایا کہ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ۔ ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں یہ خدا کا ہاتھ ہے ان کے ہاتھ پر۔

سوال: حضور انور نے ابراہیم علیہ السلام کا کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخالفین نے آگ میں جلانے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی کس طرح مدد فرمائی اور مخالفین کی تمام تدبیریں ناکام و نامراد ہو گئیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ۔ قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ۔ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِیْنَ۔ ترجمہ: انہوں نے کہا اس کو جلا ڈالو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنے والے ہو۔ ہم نے کہا اے آگ! تو ٹھنڈی پڑ جا اور سلامتی بن جا ابراہیم پر۔ اور انہوں نے اس سے ایک چال چلنے کا ارادہ کیا تو ہم نے ان کو کلیۃً نامراد کر دیا۔

سوال: قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت موسیٰؑ کے بارے میں آتا ہے کہ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ۔ وَنَجَّیْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ۔ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ترجمہ: اور یقیناً ہم نے موسیٰ اور ہارون پر بھی احسان کیا تھا اور اُن دونوں کو اور اُن کی قوم کو ہم نے بہت بڑے کرب سے نجات بخشی تھی اور ہم نے ان کی مدد کی۔ پس وہی غالب آنے والے بنے۔

سوال: حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی ہجرت مدینہ کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم نے اس واقعہ کا یوں ذکر فرمایا ہے کہ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ج فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَ اَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَ جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰی۔ وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ اس کا ترجمہ یہ ہے، اگر تم اس رسول ﷺ کی مدد نہ بھی کرو تو اللہ پہلے بھی اس کی مدد کر چکا ہے جب اسے ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا وطن سے نکال دیا تھا اس حال میں کہ وہ دو میں سے ایک تھا۔ جب وہ دونوں غار میں تھے اور وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس اللہ نے اس پر اپنی سکینت نازل کی اور اس کی ایسے لشکروں سے مدد کی جن کو تم نے کبھی نہیں دیکھا اور اس نے ان لوگوں کی بات نیچی کر دکھائی جنہوں نے کفر کیا تھا۔ اور بات اللہ ہی کی غالب ہوتی ہے اور اللہ کامل غلبہ والا اور بہت حکمت والا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہجرت مدینہ کے بارے میں کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: دشمن غار پر موجود ہیں اور مختلف قسم کی رائے زنیاں ہو رہی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اس غار کی تلاشی کرو کیونکہ نشانِ پا یہاں تک ہی آ کر ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہاں انسان کا گزر اور دخل کیسے ہوگا۔ مکڑی نے جالا تنا ہوا ہے، کبوتر نے انڈے دیئے ہوئے ہیں۔ اس قسم کی باتوں کی آوازیں اندر پہنچ رہی ہیں اور آپؐ بڑی صفائی سے ان کو سن رہے ہیں۔ ایسی حالت میں دشمن آئے ہیں کہ وہ خاتمہ کرنا چاہتے ہیں اور دیوانے کی طرح بڑھے آئے ہیں لیکن آپؐ کی کمال شجاعت کو دیکھو کہ دشمن سر پر ہے اور آپؐ اپنے رفیق صادق صدیقؓ کو فرماتے ہیں۔ یہ الفاظ بڑی صفائی کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ آپؐ نے زبان ہی سے فرمایا۔ کیونکہ یہ آواز کو چاہتے ہیں اشارہ سے کام نہیں چلتا باہر دشمن مشورہ کر رہے ہیں اور اندر غار میں خادم و مخدوم بھی باتوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اس امر کی پروا نہیں کی گئی کہ دشمن آواز سن لیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ پر کمال ایمان اور معرفت کا ثبوت ہے خدا تعالیٰ کے وعدوں پر پورا بھروسہ ہے۔

☆☆☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20 جولائی 2024ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ طاہرہ تسنیم شمس صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مرحوم (مربی سلسلہ و سابق انچارج ٹرکش ڈیسک مرکزیہ یوکے)

17 جولائی 2024ء کو 70 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم مولوی محمد شریف کھوکھر صاحب (معلم وقف جدید ناصر آباد اسٹیٹ) کی بیٹی تھیں۔ میاں کی PhD کی پڑھائی کے دوران ایک دفعہ پانچ سال الگ رہیں اور درمیان میں کچھ عرصہ رخصت پر آنے کے بعد پھر وہ مزید پانچ سال کے لیے واپس ترکی چلے گئے تو اس طرح آپ نے دس سال کا عرصہ شوہر کے بغیر بہت صبر کے ساتھ گزارا۔ اس دوران ایک بچی پیدا ہو کر وفات پا گئی۔ جبکہ ایک بچی پہلے بھی وفات پا چکی تھی لیکن یہ سب مشکلات انہوں نے بہت صبر و تحمل سے برداشت کیں اور کبھی کسی گھبراہٹ یا پریشانی کا اظہار نہیں کیا اور پھر ان کے میاں کو جب ترکی میں تبلیغ کی وجہ سے گرفتار کر لیا گیا تو انہوں نے ان کی اسیری کا زمانہ بھی بہت صبر سے گزارا۔ آپ کے میاں جب پڑھائی کے سلسلہ میں ترکی میں مقیم تھے تو اُن کی غیر موجودگی میں بچوں کی بہترین رنگ میں پرورش اور تربیت کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ اور اسلامی شعار کی پابند، مہمان نواز، ہمدرد، ملنسار، غریب پرور، صحیح معنوں میں ایک واقف زندگی کی بیوی ہونے کا حق ادا کرنے والی ایک باوفا شخصیت کی مالک مثالی خاتون تھیں۔ چھوٹوں بڑوں سب کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتیں۔ خلافت سے اطاعت کا معیار بہت اعلیٰ تھا۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ضعیف والدہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ مرحومہ مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری حضور انور ایدہ اللہ) کی پھوپھی زاد رضاعی بہن اور بھابھی تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ڈاکٹر محمد اکبر اقبال صاحب ابن مکرم عبد القادر صاحب مرحوم (ربوہ)

29 جون 2024ء کو 56 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کی والدہ کے نانا اور دادا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے اور ان کے بھائی مکرم فتح محمد صاحب درویشان قادیان میں سے تھے۔ مرحوم کے دادا مکرم میاں عطاء اللہ صاحب نے ایک خواب کی بنا پر خود قادیان جا کر بیعت کا شرف حاصل کیا جن کا نام پانچ ہزاری مجاہدین میں بھی شامل ہے۔ مرحوم نے مجلس خدام الاحمدیہ کے علاوہ جماعتی طور پر مقامی اور ضلعی سطح پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم کو ڈاکٹر عبد المنان صاحب شہید آف میر پور خاص کے ساتھ کام کرنے کا بھی موقع ملا۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ 2019ء سے دفتر صدر عمومی ربوہ میں بطور قاضی خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلافت سے فدائیت کا تعلق رکھنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(2) مکرم ماسٹر محمد اصغر صاحب (گولیکی ضلع گجرات)

3 جولائی 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے قائد مجلس خدام الاحمدیہ گولیکی کے علاوہ سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری وقف جدید نیز کم و بیش 15 سال بطور صدر جماعت گولیکی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو ایک سے زائد مرتبہ اسیر راہ مولیٰ رہنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ تمام مشکلات اور مخالفت کا انتہائی جرأت، دلیری اور جواں مردی سے سامنا کیا۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، دعا گو، انتہائی دلیر اور دینی غیرت رکھنے والے انسان تھے۔ خلافت سے بے پناہ محبت کرنے والے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم وقاص اصغر صاحب اس وقت صدر جماعت ولنگ بورو نیو جرسی امریکہ، دوسرے بیٹے مکرم ناصر محمود صاحب صدر جماعت رسل ہائیم جرمنی اور تیسرے بیٹے مکرم محمد بشارت صاحب (مربی سلسلہ) خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرم خالد احمد صاحب (یوکے)

25 جون 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں داد صاحب رضی اللہ عنہ (آف مراڑا) کے خاندان سے تھا۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور پاکستان میں مساجد کی تعمیر میں بھی بھرپور مالی خدمت بجا لاتے رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 20 اگست 2024)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

(بقیہ)

جلسہ اعظم مذاہب لاہور از عبدالرحمٰن قادیانیؓ

(16) آج کا جلسہ ۲۷/دسمبر برخاست ہو گیا۔ لوگ گھروں کو جا رہے تھے جلسہ گاہ کے دروازہ پر میں نے دیکھا کہ اس کے دونو طرف دو آدمی کھڑے سیدنا حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہی اشتہار تقسیم کر رہے تھے جو حضور پُرنور نے میرے ہاتھ خاص تاکیدی احکام کے ساتھ بھجوایا تھا تا کہ معروف مقامات پر چسپاں کیا جائے اور جلسہ سے پہلے ہی پہلے کثرت سے شائع کیا جاوے بلکہ یہ بھی تاکید تھی کہ یہ تھوڑا ہے ضرورت کے مطابق لاہور ہی میں اور طبع کرا لیا جائے تا کہ قبل از وقت اشاعت سے اس خدائی نشان کی عظمت کا اظہار ہو جس سے سعید روحیں قبول حق کے لئے تیار ہوں مگر ہوا یہ کہ خواجہ کمال الدین صاحب کے خوف کھانے کی وجہ سے پہلے دنیا جہان نے خدائی نشان کی عظمت کا مشاہدہ کیا اور اس کے غلبہ کا اقرار و اعتراف اور بعد میں ان کو وہ اشتہار پہنچایا گیا جو کئی روز قبل چھاپا اور اچھی طرح شائع کرنے کو بھیجا گیا تھا چنانچہ جب سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواجہ صاحب کی اس کمزوری وکوتاہی کا علم ہوا تو حضور پُرنور بہت خفا ہوئے اور کئی دن تک جب جب بھی اس نشان الٰہی کا ذکر ہوا کرتا یا بیرونجات سے اس کامیابی کے متعلق رپورٹیں ملتیں ساتھ ہی خواجہ صاحب کی اس کمزوری پر اظہار افسوس بھی سننے میں آیا کرتا تھا۔

مضمون کی مقبولیت اور پبلک کے اصرار و تقاضا سے متأثر ہو کر مینجنگ کمیٹی کا اجلاس خاص منعقد ہوا اور اس میں یہ قرارداد پاس کی گئی کہ:

حضرت مرزا صاحب کے مضمون کی تکمیل کیلئے مجلس اپنے پروگرام میں ایک دن بڑھا کر ۲۹ دسمبر کا چوتھا دن شامل کرتی ہے۔

حضور کے مضمون کی غیر معمولی مقبولیت غیروں کو کب بھاتی تھی۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب نے ایزادیٔ وقت کی اس خصوصیت اور اہمیت کو کم کرنے کے لئے کوشش کر کے اپنے لئے بھی وقت بڑھائے جانے کی خواہش کی چنانچہ نصف گھنٹہ ان کے لئے بھی بڑھا دیا گیا مگر دوسرے روز خود تشریف ہی نہ لائے اور اپنا وقت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے لئے وقف کر دیا جس کی وجہ ظاہر ہے عیاں راچہ بیاں۔ مگر خدا کی شان! حاضری اتنی حوصلہ شکن تھی کہ جلسہ گاہ کے بھر جانے کی انتظار ہی انتظار میں وقت گزرنے لگا نہ مجلس کل کی طرح پُررونق ہو اور نہ مولوی محمد حسین صاحب کھڑے ہوں۔ آخر بہت انتظار کے باوجود جب وہ خواہش پوری ہوتی نظر نہ آئی تو بادل ناخواستہ مجبوراً کھڑے ہوئے اور جو کچھ لکھا تھا پڑھ دیا اور زیادہ وقت لینے کے باوجود نہ خود خوش ہوئے نہ پبلک نے کوئی داد دی۔

(17) ۲۹ دسمبر کی صبح ساڑھے نو بجے کارروائی جلسہ شروع ہونے والی تھی۔ دسمبر کا اخیر۔ سردی کی شدت اور وقت اتنا سویرے کا تھا کہ لوگ ضروریات سے فراغت پا سکیں تو درکنار اتنی سویرے تو عام طور سے شہروں کے لوگ جاگنے کے بھی عادی نہیں ہوتے۔ فکر تھی، اندیشہ تھا کہ شاید حاضری بہت ہی کم رہے گی اور اس طرح آج وہ لطف شاید نصیب نہ ہوگا مگر خدا کے کام اپنے اندر ایک غیر معمولی جذب اور مقناطیسی کشش رکھتے ہیں جسے کوئی طاقت روک ہی نہیں سکتی۔ انسان اگر غفلت وسستی دکھائیں تو وہ فرشتوں سے کام لیتا ہے۔ چنانچہ سویرے ہی سویرے ٹھٹھرتے ہوئے اور سردی سے سمٹتے اور سکڑتے ہوئے خلق خدا جھنڈ کے جھنڈ اور جوق در جوق اس کثرت اور تیزی سے آئی کہ ۲۷ کی دوپہر بعد کا نظارہ بھی مات پڑ گیا اور جلسہ نہایت شوکت وعظمت اور خیر وخوبی سے جاری وساری اور پھر نہایت کامیابی وکامرانی سے اختتام پذیر ہوا اور اس طرح حضور پرنور کا مضمون دنیا جہان پر عَلٰی رَغْمِ اُنُوْفِ الْاَعْدَاء اپنے غلبہ، خوبی، کامیابی اور عظمت وحقانیت کا سکہ بٹھا کر علمی دنیا کے لئے ہمیشہ قائم رہنے والا نشان بن کر آسمان دنیا پر سورج اور چاند کی طرح چمکنے لگا۔ اور دوست تو درکنار دشمن بھی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ اپنے اور بیگانے، پبلک اور منتظمین غرض ہر شعبہ میں اسی مضمون کا چرچا اور زبانوں پر حق جاری تھا۔ اخبارات نے مقالے لکھے اور اس صداقت کا اقرار و اعتراف کیا۔ منتظمہ کمیٹی نے اپنی طرف سے اس اقرار کو رپورٹ متعلقہ میں درج کر کے اظہار حقیقت کیا۔ سچ ہے

چڑھے چاند چھپے نہیں رہ سکتے

اور اس کا انکار بیوقوفی کی دلیل ہوتا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت اپنے مقدس ومقبول بندے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جو کچھ فرمایا تھا وہ ہو کر رہا۔ خدا کی بات پوری ہوئی اور دنیا کی کوئی طاقت، کوئی تدبیر، کوئی مکر اور حیلہ خدائی کلام کے پورا ہونے میں روک نہ بن سکا۔

(18) رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب شائع ہوئی اور منتظمہ کمیٹی جس کے اراکین ہر مذہب وملت کے ممبر اور اعلیٰ طبقہ کے ذمہ وار لوگ تھے، کی طرف سے اس کے خرچ وصرف سے شائع ہوئی۔ تمام وہ مضامین جو اس جلسہ میں پڑھے گئے یا اس کے واسطے لکھے گئے اس میں من وعن درج کئے گئے کہ دنیا اس مذہبی دنگل اور میدان مقابلہ میں آنے والے سبھی کو یکجا دیکھ کر غور اور فیصلہ اور حق وباطل میں تمیز کر سکے۔ مگر حقیقت یہ تھی کہ قرآن کریم کی عظمت، اسلام کی حقانیت، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صداقت اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدا کے مقرب اور مقبول بندے، اسی کے بلائے بولنے والے، اس کے سچے نبی ورسول ہونے کے لئے بطور شاہد اور دلیل وبرھان یہ امور قائم دائم رہیں۔ حضور پرنور کا یہی وہ مضمون ہے جو اردو میں ''**اسلامی اصول کی فلاسفی**'' کے نام سے اور انگریزی میں ''ٹیچنگز آف اسلام'' کے سرنامہ وعنوان کے ماتحت بارہا ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو کر دنیا جہان کی روحانی لذت وسرور کے سامان اور ہدایت کے راستے آسان کرتا اور نہ صرف یہی بلکہ دنیا کی اور کئی زبانوں میں بھی چھپ کر شائع ہوتا چلا آ رہا ہے۔

(19) یہ رپورٹ شائع ہوئی اور خدا کی خدائی گواہ ہے کہ ہزارہا انسانوں نے جو کچھ جلسہ میں دیکھا اور سنا تھا وہی کچھ رپورٹ میں درج ہوا۔ وہی مضامین جو نمائندگان مذاہب نے لکھے اور سنائے اور پھر انہوں نے منتظمہ کمیٹی کے حوالے کئے۔ ٹھیک ٹھیک اور بالکل وہی اور بعینہٖ طبع ہوئے تھے۔ مگر کیا کہا جائے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو اور ان کی عقل ودانش کو کہ انہوں نے رپورٹ کی اشاعت پر یہ واویلا شروع کر دیا کہ ان کے نام سے جو مضمون اس میں طبع کرایا گیا ہے، وہ درحقیقت ان کا ہے ہی نہیں۔ مولوی صاحب کی غرض وغایت اس الزام تراشی سے ظاہر ہے کہ مقابلہ میں شکست کی ذلت کو چھپانا تھی۔ حالانکہ ان کی یہ حرکت عذر گناہ بدتر از گناہ اور اپنے ہاتھوں اپنی خاک اڑانے کے مترادف تھی اور یہ امر منتظمین سے پوشیدہ نہ تھا۔ چنانچہ منتظمین نے مولوی صاحب کے اس واویلا اور غوغا کو درخور اعتناء ہی نہ سمجھا اور اس طرح مولوی صاحب کی پردہ داری کی بجائے اور بھی زیادہ پردہ دری ہوئی جس سے ''مولانا صاحب'' جل بھن کر راکھ ہو گئے اور اس گہرے زخم سے تلملانے لگے جس کا اندمال ان سے ممکن نہ تھا کیونکہ وہ انسانی ہاتھوں سے نہ تھا کہ بشری تدابیر اس کو اچھا کر سکتیں ورنہ اگر حقیقت یہی تھی جس کا ان کو گلہ تھا تو کیوں نہ اپنا اصل مضمون شائع کر کے منتظمین کے اس دھوکہ کو الم نشرح کر دکھایا۔

بریں عقل ودانش بباید گریست

(20) سوامی شوگن چندر صاحب جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان ''نشان صداقت'' کے اظہار کے سامان پیدا کئے، جلسہ کی تمام تر کارروائی کے دوران میں اور پھر رپورٹ کی اشاعت تک تو ملتے ملاتے اور آتے جاتے رہے پھر نہ معلوم وہ کیا ہوئے اور کہاں چلے گئے، گویا خدائی قدرت کا ہاتھ انہیں اسی خدمت کی غرض سے قادیان لایا تھا اور پھر پہلے کی طرح غائب کر دیا۔

نوٹ: حضرت منشی جلال الدین صاحب بلانوی اور حضرت پیر جی سراج الحق صاحب نعمانی رضوان اللہ علیہم دونوں بزرگوں کے ہاتھ کا نقل کردہ حضرت اقدس کا وہ مضمون جس پر سے حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے اس جلسہ میں پڑھ کر سنایا تھا آج تک میرے پاس محفوظ ہے مگر چونکہ اس مقدس اور قیمتی امانت کی حفاظت کا حق ادا کرنے سے قاصر ہوں لہٰذا اسے قومی امانت سمجھ کر اس کو سیدنا قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ عالی مقام مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ ربہ کے سپرد کرتا ہوں جو ایسے کاموں کے احق اور اہل ہیں تا کہ قائم ہونے والے قومی میوزیم میں رکھ کر اس کو آنے والی نسلوں کے ایمان وایقان کی مضبوطی وزیادتی اور عرفان میں ترقی کا ذریعہ بنا سکیں۔ (ختم شد)

(سیرۃ المہدی، جلد 2، تتمہ، صفحہ 357، مطبوعہ قادیان 2008)

تصحیح

اخبار بدر مورخہ 07 نومبر 2024ء شمارہ نمبر 45 صفحہ 19 پر وصیت نمبر 12038 میں تاریخ پیدائش سہواً 31/اگست 2024ء لکھی گئی ہے جب کہ دُرست تاریخ پیدائش 15 جولائی 2001ء ہے۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔

(ادارہ)

M.F. STEELS & ALUMINIUM

Deals in All types of

Aluminium chennels, Section &

Steels, Pipes, Tubes, ACP, Sheet etc.

Sk. Muneer Ahmed

7008220172 9437147910

ahmedmuneersk@gmail.com

طالب دعا: شیخ منیر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

Love for All
Hatred for None

Fashion Quality

Sofa Works

115, Krishna Corner, Lakshmipuram Main Road,
Palani 624601 (Tamil Nadu)
Mobile : 94438 37576, 97861 47575

طالب دعا: ایم محمد حسین (جماعت احمدیہ پالانی، صوبہ تامل ناڈو)

بقیہ آن لائن ملاقات از صفحہ نمبر 2

ایک اکیلا آدمی تھا۔ آج اللہ کے فضل سے ہم ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور آہستہ آہستہ مسلمان بھی ہمارے اندر شامل ہو رہے ہیں ۔ جماعت احمدیہ کی تعداد جو روز بڑھ رہی ہے وہ اس لیے بڑھ رہی ہے کہ لوگ ہمارے اندر بیعت کر کے شامل ہوتے ہیں ۔ آہستہ آہستہ ہم ترقی کر رہے ہیں اور یہی اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ آہستہ آہستہ جماعت بڑھے گی اور پھر ایک sect بن جائے گی اور دوسرے sects بالکل ایسے ہوں گے جن کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ اس لیے اس پیشگوئی کے مطابق بہتر (۷۲) sects ہیں۔ اور تہتر واں (۷۳) یعنی جماعت احمدیہ جو صحیح ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ہے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اگر شیطان اللہ کے حکم کو مان کر سجدہ کر لیتا تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ صرف جنت ہی ہوتی اور سب لوگ اچھے کام ہی کرتے ؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ شیطان کبھی بھی سجدہ نہ کرتا کیونکہ اسے اللہ نے اس طرز پر بنایا ہی نہیں تھا جس طرح انسان کو بنایا تھا۔ جب اسے سجدہ کرنے کو شیطان نے اپنے آپ کو برتر قرار دیا کیونکہ وہ آگ سے بنا ہوا تھا اور انسان مٹی سے۔ سجدہ کرنا شیطان کی فطرت میں ہی نہیں تھا اور اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر شیطان نہ ہوتا تو انسان اچھے اور برے میں تمیز کرنا نہ سیکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار دیا ہے اور اچھائی اور برائی کے نتائج کھول کر بیان کر دیے ہیں ۔ جو لوگ اچھے اعمال کریں گے انہیں اللہ تعالیٰ انعامات سے نوازے گا۔

ایک واقفہ نو نے برکینا فاسو میں ہونے والی شہادتوں کے حوالے سے سوال کیا کہ دعاؤں کے علاوہ کس طرح جماعت اور اس کی مساجد کو مخالفین سے محفوظ کیا جا سکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ حفاظتی انتظامات اور ماحول پر نظر رکھنا اس قسم کے واقعات کو روکنے میں مدد دے سکتے ہیں ۔حضور انور نے برکینا فاسو میں ہونے والے دردناک سانحہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ کس طرح وہاں ایک دور دراز گاؤں کے رہنے والے غریب لوگوں کے ساتھ خلاف توقع ایسا واقعہ پیش آ گیا۔

ایک واقف نو نے عرض کی کہ حضور انور کی والدہ ماجدہ نے نظم لکھی تھی۔ اسی طرح حضور کی ایک ہمشیرہ بھی نظمیں لکھتی ہیں۔ کیا حضور نے کبھی کوئی نظم لکھی ہے؟

اس پر حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ میں نے کبھی کوئی نظم نہیں لکھی۔ میں شاعر نہیں ہوں۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ لڑکیوں کے لیے حجاب پہننا کیوں ضروری ہے جبکہ لڑکے نہیں پہنتے ؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کچھ ہی دیر پہلے مَیں اس سوال کا جواب دے چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق لڑکیاں جب بلوغت کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں حجاب پہننا چاہیے جس سے ان کا تحفظ ہوگا۔ حیادار لباس پاک خیالات اور اچھے اخلاق کو فروغ دیتے ہیں۔

حضور انور نے سوال کرنے والی بچی کو سمجھایا کہ جب وہ بڑی ہوگی تو حجاب کی اہمیت کو زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکے گی جب اسے یہ احساس ہوگا کہ بعض لوگ غیر اخلاقی رویہ سے پیش آتے ہیں ۔عورتیں ایسے لوگوں سے محفوظ رہنے کے لیے حجاب پہنتی ہیں۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ کیا واقف نو بچے فٹ بال پلیئر (player) بن سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا کیا فائدہ ہوگا؟ جب تم بوڑھے ہو جاؤ گے تو تمہارے پاس کھانے پینے کا کیا سامان ہو گا؟ اگر بہت اعلیٰ قسم کے پلیئر (player) ہو تو شاید تمہاری پراپرٹیز (properties) بن جائیں۔ اس لیے بہتر یہ ہے کہ کچھ کام بھی کرو۔ پڑھائی بھی کرو اور پڑھائی کے ساتھ ساتھ فٹ بال کھیلو اور فٹ بال پلیئر بن جاؤ۔ تمہارے پاس کوئی اچھا پروفیشن بھی ہونا چاہیے تاکہ تم دنیا کو فائدہ پہنچا سکو۔ تم واقف نو ہو۔ واقف نو کو دنیا کو فائدہ پہنچانے کے لیے کوئی کام کرنا چاہیے۔ فٹ بال کھیل کے تو صرف فٹ بال ہی کھیلو گے۔ اس لیے پڑھائی کر کے کچھ بنو اور ساتھ فٹ بال بھی کھیلو۔ اگر تم ایک ڈاکٹر بنتے ہو اور ساتھ ایک اچھے انٹرنیشنل لیول کے پلیئر بن جاتے ہو تو بڑی اچھی بات ہے۔ پھر دونوں کام کرو۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حضور دنیا کے بہت سے ممالک میں جا چکے ہیں ۔ آپ کا سب سے پسندیدہ ملک کون سا ہے اور کیوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر میں کہوں کوئی ملک پسندیدہ نہیں ہے تو پھر ’’کیوں‘‘ والا سوال ختم ہو گیا اور اگر میں کہوں سارے پسندیدہ ہیں تو پھر بھی ’’کیوں‘‘ والا سوال ختم ہو گیا۔

ہر ملک میں اچھے احمدی ہیں۔ ہر ملک کی اپنی اپنی خوبصورتی ہے، ہر ملک کی اپنی اچھی باتیں ہیں، کسی میں کوئی اچھی بات ہے، کسی میں کوئی اچھی بات ہے۔ ہر جگہ جہاں مخلص احمدی ہیں وہ سارے ہی اچھے ہیں ۔ جب احمدی اچھے ہیں تو ملک بھی اچھا ہو گیا۔ اس لیے سارے ملک اچھے ہیں۔ ’’کیوں‘‘ والی بات ہی کوئی نہیں ۔تم بھی اچھے ہو جرمنی کے رہنے والے بھی اچھے ہیں اور ہالینڈ کے رہنے والے بھی اچھے ہیں اور بلجیم کے بھی اور فرانس کے بھی اور امریکہ کے بھی اور کینیڈا کے بھی اور نیوزی لینڈ کے بھی اور آسٹریلیا کے بھی اور افریقہ کے بھی۔

افریقن احمدی بچے اور بڑے بھی اچھے، وفادار، پیار اور اخلاص دکھانے والے ہیں ۔ دیکھو برکینا فاسو افریقہ میں انہوں نے کتنی بڑی قربانی دکھائی! احمدیت کی خاطر ایک ایک کر کے شہید ہوتے گئے۔ اس لحاظ سے تو پھر افریقن سب سے زیادہ اچھے لگیں گے۔

لیکن جہاں اچھے اور قربانیاں دکھانے والے احمدی ہوں وہی ملک اچھا ہے۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں برے لوگ کیوں پیدا کیے۔ سب کو اچھا کیوں نہیں بنایا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے برے لوگ نہیں بنائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ جو پیدا ہوتا ہے وہ بڑی نیک، pious nature پہ پیدا ہوتا ہے لیکن اس کا environment اور ماحول اس کو اچھا یا برا بنا دیتا ہے۔ تو اگر سارے لوگوں کو اچھا environment مل جائے تو پھر سارے لوگ نیک ہوں گے کوئی برا آدمی نہیں ہوگا۔ اور جو انسان عیسائی گھر میں پیدا ہو یا atheist کے گھر میں پیدا ہوا، یا pagans کے گھر میں پیدا ہو، وہ بچہ پھر جب بڑا ہوتا ہے تو اپنے environment کو دیکھ کے، اپنے ماحول کو دیکھ کے، اپنے گھر کو دیکھ کے، اپنی سوسائٹی کو دیکھ کے، ویسا بن جاتا ہے اور بری باتیں کرنے لگ جاتا ہے۔

مسلمانوں میں بھی دیکھ لو کہ باوجود اس کے کہ مسلمان کے گھر میں پیدا ہوتے ہیں، مسلمان کہلاتے ہیں لیکن وہ بعض بری باتیں سیکھ لیتے ہیں اور بری باتیں کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے تو انہیں ایسا نہیں بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے تو انسان کو عقل دی اور ایک ماحول بنایا اور بتایا کہ یہ اچھی چیز ہے اور یہ بری چیز ہے۔ اس لیے ہمیں واقف نو بچے کے طور پر کوشش کرنی چاہیے کہ دنیا کو بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اچھے کام کرنے کے لیے پیدا کیا ہے اور ہم نے اچھے کام کرنے ہیں ۔ اور دنیا جو خراب ہو رہی ہے اس کو خراب ہونے سے ہم نے بچانا ہے۔ یہ ہمارا کام ہے کہ دنیا کو شیطان کے قبضہ میں سے نکالنا ہے اور ساروں کو اللہ تعالیٰ کے پاس لے کے آنا ہے اور وہ تبھی ہوگا جب تم خود نمازیں پڑھو گے، اچھے کام کرو گے، اللہ میاں سے دعا کرو گے، لوگوں کو اچھی باتیں بتاؤ گے تو پھر لوگوں کو ٹھیک رستے پہ چلاؤ گے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ قرآن کریم کو پکڑنے سے پہلے کیا صرف ہاتھ دھو کر پکڑنا جائز ہے یا مکمل وضو کرنا ضروری ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر کسی نے وضو کیا ہو تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ لیکن اگر کوئی ویسے ہی قرآن کریم پڑھنا چاہے تو اسے اٹھا کر پڑھ لے۔ اگر وضو نہ بھی کیا ہو تو پھر بھی قرآن کریم پڑھا جا سکتا ہے لیکن اگر پہلے وضو کر لے تو بہت اچھی بات ہے۔ وضو صرف نماز کے لیے ضروری ہے۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ اگر کوئی فوج میں ہو اور جنگ میں جانا پڑے اور وہاں کسی کو قتل کرنا پڑے تو کیا یہ گناہ میں شامل ہوگا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر کوئی فوج میں ہو اور وہ فوج کسی دوسرے ملک پر بلاوجہ حملہ کرے تو پھر یہ بات غلط ہے۔ اللہ نے ہمیں برے کام کرنے سے روکا ہے۔ ایسی صورت میں فوج سے استعفیٰ دے دینا چاہیے یا اگر کسی بالا افسر کے حکم پر حملہ کیا جا رہا ہے جس کی بات کا اس وقت انکار نہیں کیا جا سکتا تو پھر بعد میں ایسے شخص کو فوج چھوڑ دینی چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسلام ظلم کے خلاف ہے اور جو بھی ظالم ہو اور بربریت کا مظاہرہ کرے وہ گناہ گار ہوگا اور اس پر خدا کا عذاب نازل ہو سکتا ہے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو پہلے سے ہی معلوم ہے کہ مستقبل میں کیا ہونے والا ہے تو پھر اللہ اپنے بندوں کو اتنی مشکل میں کیوں ڈالتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ تو پتا ہے کہ کیا ہونا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں choice دیا ہوا ہے کہ اگر تم چاہو تو اپنی قسمت بدل لو۔ اللہ تعالیٰ تو مشکل میں نہیں ڈالتا، تم لوگ خود مشکل میں پڑتے ہو۔

ایک آدمی بہت زیادہ گناہ کرتا تھا، اس نے بہت سے murder کیے ہوئے تھے۔ آخر میں اسے خیال آیا کہ مَیں بہت گناہ کرنے والا ہوں، میں نے اتنے زیادہ murder کیے ہوئے ہیں کیا اللہ میاں مجھے بخش دے گا؟ کسی نے اس کو کہا کہ فلاں بزرگ کے پاس جاؤ تو وہ تمہیں بخشنے کا طریقہ بتائے گا۔ جب وہ جا رہا تھا تو رستے میں فوت ہو گیا۔ جب رستے میں فوت ہو گیا تو جہنم اور جنت میں لے جانے والے دونوں فرشتے آ گئے۔ ایک نے کہا کہ میں جنت میں لے کے جاؤں گا کیونکہ یہ repent کر کے اپنے آپ کو بدل رہا تھا اور اپنے جرم اور گناہ کو چھوڑ رہا تھا۔ جہنم والا کہتا نہیں! اس نے بہت سے گناہ کیے ہیں میں اس کو جہنم میں لے جاؤں گا۔ آخر فیصلہ ہوا کہ فاصلہ measure کریں ۔ جب انہوں نے measure کرنا شروع کیا تو وہ اس جگہ کے زیادہ قریب تھا جس بزرگ کے پاس وہ اپنے گناہ بخشوانے کا طریقہ پوچھنے کے لیے جا رہا تھا۔ وہ نیکی کی طرف جا رہا تھا۔ تو اللہ میاں نے کہا کہ کیونکہ تم نیکی کی طرف جا رہے تھے اور نیکی کی طرف زیادہ قریب تھے اس لیے مَیں نے تمہارے پچھلے گناہ بخش دیے اور تمہیں جنت میں داخل کر دیا۔

اللہ تعالیٰ تو رحمان اور رحیم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نہیں کہا کہ تم ضرور گناہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ یہ اچھے کام ہیں، یہ برے کام ہیں لیکن اگر آخر میں تم اچھا کام کر لو تو اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ تو ہے کہ انسان اچھے کام کرے گا کہ نہیں۔ لیکن اس نے تمہیں choice دے دی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں force نہیں کیا کہ تم ضرور یہ کرو۔

اللہ تعالیٰ کا علم ہونا اَور بات ہے اور کام کروانا یہ بالکل اَور بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کروانے کا تو کہیں نہیں کہا۔ اللہ تعالیٰ زبردستی تو نہیں کرواتا۔ ہاں اللہ کے علم میں ہوتا ہے کہ یہ بندہ اگر برے کام بھی کرے گا تو آخر میں اچھا کام کر لے گا اور بخشا جائے گا۔ لیکن ایک آدمی بڑے اچھے کام کرتا ہے اور آخر میں برا کام کرتا ہے تو اس کو سزا ملے گی۔ اس طرح کا علم تو اللہ میاں کو ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے کسی کو force نہیں کیا کہ تم نے یہ ضرور کرنا ہے۔ اس کو choice دی ہے کہ تم اچھے کام کرو یا برے کام کرو۔ اچھے کام کرو گی تو تمہیں reward ملے گا اور برے کام کرو گی تو سزا ملے گی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نہیں کہتا کہ میں نے کسی

کو برے کام کرنے کے لیے پیدا کیا ہے۔ اللہ میاں مشکل میں نہیں ڈالتا۔ مشکلیں ہم خود ڈالتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے نیک کام کرو اور مشکل میں نہ پڑو۔ تم برے کام کر کے کیوں مشکل میں پڑتی ہو؟ یہ عقل کی بات ہے۔

حضور انور نے اس بچی کی عمر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تم گیارہ سال کی ہو گئی ہو تو تمہیں عقل ہے۔ اللہ میاں کہتا ہے برے کام نہ کرو۔ اللہ میاں نے تمہیں مشکل میں نہیں ڈالا۔ اگر تم برے کام نہیں کرو گی تو اللہ میاں تمہیں reward دے گا۔ انسان خود اپنے آپ کو مشکل میں ڈالتا ہے، اللہ میاں نہیں ڈالتا۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ غیر احمدی مسلمان قرآن کریم کی تلاوت کرنے کے بعد قرآن کریم کو بوسہ دیتے ہیں۔ کیا ہمیں قرآن کریم کو بوسہ دینے کی اجازت ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کوئی ہرج نہیں ہے بلکہ اچھی بات ہے۔ اگر تم صرف show off کرنے کے لیے kiss کر کے قرآن کو رکھ رہے ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ تمہیں اس سے کوئی فائدہ نہیں ملے گا۔ لیکن اگر تمہارے اندر قرآن کریم کی عزت ہے اور تم سمجھتی ہو کہ یہ اللہ میاں کی کتاب ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ اتری ہے، بڑی پاکیزہ اور اچھی کتاب ہے، مجھے صحیح طرح guide کرنے والی ہے اور تم اس کو kiss کر لیتی ہو تو اچھی بات ہے۔ اس میں کوئی ہرج نہیں۔ لیکن اگر صرف show off کے لیے kiss کرنا ہے تو فضول بات ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ میرے سکول میں اسلام کے بارے میں پوچھا جاتا ہے کہ فیملی میں کون پہلے کھانا کھاتا ہے اور جانور اور انسانوں کی تصویر کیوں نہیں بنا سکتے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ساری فیملی کو مل کے کھانا چاہیے۔ اسلام تو کہتا ہے سارے مل کے بیٹھو۔ کھانے کی دعا بسم اللہ علی برکۃ اللہ پڑھو اور پھر کھانا کھاؤ۔ ہاں بچوں کو یہ سبق دیا جاتا ہے یہ اعلیٰ اخلاق میں شامل ہے کہ پہلے بڑوں کو کہیں کہ آپ ڈال لیں لیکن اگر بڑے تمہاری پلیٹ میں پہلے ڈالتے ہیں تو یہ ماں باپ کی اچھائی ہے کہ بچوں کو پہلے کھانا دیں۔ بچے انتظار کریں کہ ماں باپ پہلے لیں لیکن ماں باپ بچوں کو دیں تو یہ اچھے اخلاق ہیں۔ اسلام تو یہ کہتا ہے کہ بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ اس لیے پہلے یا بعد میں کھانا کھانے والی کوئی بات ہی نہیں۔

جہاں تک جانور اور انسان کی تصویر بنانے کا سوال ہے تو تم sketch بنا سکتے ہو، تمہیں کسی نے نہیں روکا۔ لیکن خاص طور پہ کسی particular بندے کی تصویر نہیں بنا سکتے کیونکہ تم کیمرے کی طرح اس کے صحیح expression ظاہر نہیں کر سکتے۔

حضور انور نے اس بچے کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اب اگر کوئی میر عارفین کی تصویر بناتا ہے وہ تمہاری صحیح تصویر نہیں بنا سکتا۔ لیکن اگر تم ویسے کسی ایک خیالی آدمی کی تصویر بنا لو، ایک انسان imagine کرو اور اس کو تصویر sketch میں لے آؤ تو اس کو بنانے میں کوئی ہرج نہیں، بنا سکتے ہو۔ horse، کتے، شیر، bird، کسی بھی چیز کی تم تصویر بنا سکتے ہو اس میں کوئی ہرج نہیں۔ کس نے روکا ہے؟ لیکن کسی particular انسان کی نہیں بنا سکتے لیکن ویسے کسی کا sketch بنانا ہے تو بنا سکتے ہو۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ ماں باپ کے لیے میں سب سے اچھی دعا کون سی پڑھ سکتا ہوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ میاں نے دعا سکھائی ہے: رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا۔ اے اللہ تعالیٰ ان پر رحم کر کیونکہ یہ بچپن میں جب میں چھوٹا تھا، کچھ نہیں کر سکتا تھا انہوں نے مجھ پر رحم کیا مجھے پالا پوسا اور مجھے بڑا کیا۔ جب میں چھوٹا تھا، ہل بھی نہیں سکتا تھا، اس وقت انہوں نے مجھے فیڈ کیا۔ میں اس وقت صفائی نہیں کر سکتا تھا میرے ہاتھ پاؤں نہیں ہل سکتے تھے تب مجھے صاف بھی کرتے تھے، نہلاتے تھے اور پھر اب میں بڑا ہو رہا ہوں تو میری پڑھائی کا انتظام کیا۔ مجھے سکول بھیجتے ہیں میرے کپڑوں کا انتظام بھی کرتے ہیں اور میری پڑھائی کی طرف توجہ بھی دیتے ہیں۔ تو اللہ میاں ان پر بھی رحم کر جس طرح وہ مجھے بہتر کرنے کے لیے، مجھے اچھا انسان بنانے کے لیے، میرے لیے محنت کر رہے ہیں اور میرے لیے دعا کر رہے ہیں۔ اس طرح تُو بھی ان پر رحم فرما اور ان کو اس کا اجر دے۔

یہ دعا کرو اور پھر ان کا کہنا مانا کرو اور یہ بھی دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے ماں باپ کا کہنا ماننے والا بنائے اور فرمانبردار بنائے۔ ملاقات کے آخر میں حضور انور نے تمام شاملین کو فرمایا اللہ حافظ و ناصر ہو۔ السلام علیکم۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 17 تا 23 فروری 2023)

❁❁❁

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 1

ہے اور تم جو تدبیریں کرتے ہو ہمارے فرستادے انہیں لکھتے رہتے ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ہمارا عذاب کبھی یکدم نازل نہیں ہوتا بلکہ پہلے عذاب کا ایک جھٹکا آتا ہے جسے کچھ عرصہ کے بعد دور کر دیا جاتا ہے تا کہ لوگ توبہ سے کام لیں اور اپنے مظالم اور گناہوں سے باز آجائیں لیکن بدسرشت لوگ پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے وہ عذاب کے وقت تو کسی قدر ڈر جاتے ہیں مگر جب عذاب میں کمی واقع ہوتی ہے تو پھر ہمارے کلام اور احکام کے خلاف اپنی تدابیر شروع کر دیتے ہیں۔ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کی تدبیر تو بہت جلد نافذ ہو جاتی ہے مگر وہ خود ہی لوگوں پر احسان کرتے ہوئے اپنی تدبیر کو روکے رکھتا ہے کیونکہ نہ تو اُسے لوگوں کے کام بھول سکتے ہیں کہ اُسے فوراً بدلہ لینے کی ضرورت ہو اور نہ سزا دینے میں اُسے کوئی مشکل پیش آسکتی ہے کہ وہ سمجھے کہ اگر اس وقت میں نے سزا نہ دی تو بعد میں مشکل پیش آجائے گی وہ ہر وقت سزا دے سکتا اور کوئی بات بھی اس کی نظر سے پوشیدہ نہیں اس لئے مخالفین کو تکبر اور اعراض سے کام نہیں لینا چاہئے۔ جب اُن کی کلی تباہی کا فیصلہ کر دیا گیا تو پھر انکی کوئی تدبیر اُنکو بچا نہیں سکے گی۔ یہ تو شرعی عذابوں کا ذکر تھا۔ طبعی عذابوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ (رعدع ۲) یعنی اللہ تعالیٰ کبھی کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنی اندرونی حالت کو نہ بدل دے۔ جب وہ خود اپنے اعمال سے اُس مقام کو کھو بیٹھتی ہے جو خدا تعالیٰ نے اُسے عطا کیا تھا تو خدا تعالیٰ کا سلوک بھی اس سے بدل جاتا ہے اور وہ قوم ہلاکت کے گڑھے میں گر جاتی ہے گویا خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ لوگ اُس کے انعامات کے وارث ہوں مگر جب وہ خود اپنے ہاتھوں زہر کھانا شروع کر دیں تو خدائی قانون کے ماتحت وہ زہر اُن کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ یہی وہ قوانین ہیں جن کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اُس نے اپنی رحمت کے ہاتھ سے تم سے عذاب کو روک رکھا ہے اور اُسے کسی قسم کی شرائط کے ساتھ مشروط کر دیا ہے اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے اس قانون سے فائدہ اٹھاؤ اور خدائی احکام کو قبول کر کے اس کے شرعی عذاب سے اور قوانینِ نیچر کی اتباع کر کے اس کے طبعی عذاب سے بچو اور خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ تمام نعماء سے صحیح رنگ میں فائدہ اُٹھاؤ۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 84، مطبوعہ قادیان 2010)

❁❁❁

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم آصف احمد کو مورخہ 20 اکتوبر 2024ء کو بیٹی سے نوزا ہے۔ الحمدللہ۔ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت خاکسار کی پوتی کا نام فرحانہ آصف رکھا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچی کے نیک، صالح اور خادمۂ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

این۔ آئی۔ احمد
جماعت احمدیہ دھنباد

A. SAMSUL ALAM
A. ABDUL RAHIM

Dealers of Natural Precious & Semi-Precious Gemstones

TOONICE
DEALERS OF PRECIOUS & SEMI-PRECIOUS GEMSTONES
No. 100/59-A, 1st Floor, South Thaikkat Street Melapalayam, Tirunelveli-627005 Tamil Nadu, India
+91 9659389953
toonicegems@gmail.com

Al-Nida GEMS
No. 1/B3, 1st Floor Village Road Balaji Nagar Extension Puzhuthivakkam, Chennai-600091 Tamil Nadu, India
+91 9042150339
alnidagems@gmail.com

HG EMS
HANIYAHANA GEMS CO., LTD.
No. 191/16, Soi Puttha Osot Siphraya, Bangrak Bangkok - 10500 Thailand
+66 638751327
gemscertify22@gmail.com

طالب دعا : اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

HOTEL
HOTEL FIRDOUS
SALANDI BY PASS (BHADRAK)
Nearest to Bus Stand & Railway Station
A/C & Non A/C Rooms, Marriage & Confrence Hall, Laundry Facility
Landline : 06784-240620 Mobile : 9078517843, 7852974737

طالب دعا : شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

Our Moto Your Satisfaction

MUBARAK TAILORS
کوٹ پینٹ، شیروانی، شلوار قمیص اور vase coat کی سلائی کیلئے تشریف لائیں
Prop. : Hifazat, Sadaqat (Delhi Bazar, Shop No.33) Qadian
Contact Number : 9653456033, 9915825848, 8439659229

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کار پرداز قادیان)

مسل نمبر 12044: میں نجم السحر زوجہ مکرم سید سہیل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 17 جولائی 1989 پیدائشی احمدی ساکن: 62 سیکنڈ فلور Duggal کالونی خانپور نیو دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 اگست 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 70 گرام 22 کیریٹ۔ حق مہر: 2 لاکھ روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید سہیل احمد　　الامۃ : نجم السحر　　گواہ : ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 12045: میں سلمہ رانی بنت مکرم ستپال احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 28 جولائی 2002 پیدائشی احمدی ساکن: Datewas تحصیل Budhlada ضلع مانسا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 اگست 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ستپال احمد　　الامۃ : سلمہ رانی　　گواہ : ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 12046: میں سبینہ بیگم زوجہ مکرم شیخ کوثر علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 1 جنوری 1990 تاریخ بیعت 2013 ساکن: گلی نمبر 21B، پلاٹ نمبر 69 فتح سنگھ کالونی ضلع امرتسر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 اگست 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ڈیڑھ تولہ 22 کیریٹ۔ حق مہر: 15 ہزار روپے ادا شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کوثر علی　　الامۃ : سبینہ بیگم　　گواہ : ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 12047: میں جاوید احمد نائیک ولد مکرم محمد ایوب نائیک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 28 مئی 1995 پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 اگست 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8,700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید زبیر امروہی　　العبد : جاوید احمد نائیک　　گواہ : ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 12048: میں شگفتہ منور زوجہ مکرم شیخ شہباز منعم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش یکم نومبر 1994 پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ مسلم مشن انسٹیٹیوشنل ایریا تغلق آباد نئی دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 اگست 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 65 گرام 22 کیریٹ، حق مہر 70 ہزار روپے بذمہ خاوند میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ شہباز منعم　　الامۃ : شگفتہ منور　　گواہ : ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 12049: میں نداء حنیف زوجہ مکرم صباح السلام نور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 12 نومبر 1985 پیدائشی احمدی ساکن ہاؤس نمبر 171 دگل ہاؤسنگ کمپلکس نئی دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 اگست 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/1,00,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/3,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : صباح السلام نور صاحب　　الامۃ : نداء حنیف　　گواہ : ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 12050: میں محمد مسلم ولد مکرم محمد اختر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 59 سال پیدائشی احمدی ساکن: محلہ باب الامن پوسٹ آفس قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 اگست 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8,300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ناصر احمد زاہد　　العبد : محمد مسلم　　گواہ : محمد راشد امروہی

مسل نمبر 12051: میں زمرود بیگم زوجہ مکرم محمد مسلم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن باب الامن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 اگست 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/5,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد مسلم　　الامۃ : زمرود بیگم　　گواہ : ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 12052: میں حنا کوثر زوجہ مکرم الیاس محمد احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن: محلہ نور قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 اگست 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد سیٹ 15.430 گرام، ایک عدد چین 6.720 گرام۔ ٹاپس 1.520 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) حق مہر -/60,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : الیاس محمد احمد　　الامۃ : حنا کوثر　　گواہ : محمد ایاز عالم

مسل نمبر 12053: میں سطوت رزاق بنت مکرم محمد عبد الرزاق صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 2 جون 2000 پیدائشی احمدی ساکن Talbagan لین، پارک سرکس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 جون 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: دو عدد کان کی بالیاں 0.7 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 2 عدد انگوٹھیاں اور دو عدد ٹاپس 2.5 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہرہ اقبال ملک　　الامۃ : سطوت رزاق　　گواہ : افشین شاہد

مسل نمبر 12054: میں صباحت نصرین بنت مکرم محمد عبد الرزاق صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش: 15 اگست 2005 پیدائشی احمدی ساکن: Talbagan لین، پارک سرکس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 اگست 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: دو عدد بالیاں ایک گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہرہ اقبال ملک　　الامۃ : صباحت نصرین　　گواہ : افشین شاہد

مسل نمبر 12055: میں نشادہ بیگم زوجہ مکرم عبد الرشید ڈار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 9 دسمبر 1972 پیدائشی احمدی ساکن: شورت ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 اگست 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کی بالی دو جوڑی 22 کیریٹ حق مہر -/15,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے

ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد مقبول حامد　　الامۃ : نشادہ بانو　　گواہ : عمر عبدالقدیر

مسل نمبر 12056: میں سمیرہ رشید بنت مکرم عبد الرشید ڈار صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 8 ستمبر 2000 پیدائشی احمدی ساکن: شورت ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 اگست 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کی بالی ایک جوڑی، انگوٹھی ایک عدد۔ زیور نقرئی: دو عدد انگوٹھیاں، ایک عدد چین، کان کی بالی ایک جوڑی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالرشید ڈار　　الامۃ : سمیرہ رشید　　گواہ : محمد مقبول حامد

مسل نمبر 12057: میں فراز فردوس ولد مکرم فردوس احمد گنائی صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش: 14 اپریل 2003 پیدائشی احمدی ساکن: رشی نگر تحصیل وضلع شوپیان صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 اگست 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد گنائی　　العبد : فراز فردوس　　گواہ : مبارک احمد گنائی

مسل نمبر 12058: میں کوثر راہی بنت مکرم مبارک احمد گنائی صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 4 مئی 2005 پیدائشی احمدی ساکن: رشی نگر تحصیل وضلع شوپیان صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ: 12 اگست 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد بالی جس کی قیمت -/300 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد گنائی　　الامۃ : کوثر راہی　　گواہ : مبارک احمد گنائی

مسل نمبر 12059: میں سجاد احمد پڈر ولد مکرم محمد رمضان پڈر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زمینداری تاریخ پیدائش: 1 جون 1989 پیدائشی احمدی ساکن: شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ: 14 اگست 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ (1) ایک مقام پر 1.3 کنال زمین آبی اول (خسرہ نمبر 403) نقل منسلک (2) دوسرے مقام پر 6.6 مرلہ زمین باغ (3) تیسرے مقام پر 10 مرلہ زمین باغ (4) چوتھے مقام پر 3.3 مرلہ زمین باغ (5) پانچویں مقام پر 5 مرلہ زمین باغ (6) 13.33 مرلہ زمین آبی اول (زرخیز) ہے (7) 3.3 مرلہ آبی اول (زرخیز) ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ سالانہ -/3,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مقبول احمد حامد　　العبد : سجاد احمد پڈر　　گواہ : عمر عبدالقدیر

مسل نمبر 12060: میں روحی الیاس زوجہ مکرم توصیف رشید ڈار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 25 اپریل 1992 پیدائشی احمدی ساکن: شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 اگست 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: انگوٹھیاں 9 عدد، ہار ایک عدد، جھمکا ایک عدد، چین ایک عدد، ہار ایک عدد، کڑے دو عدد، نیکلس ایک عدد۔ زیور نقرئی: چین پنڈلم ایک عدد، دو عدد انگوٹھیاں۔ حق مہر -/3,00,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالرشید ڈار　　الامۃ : روحی الیاس　　گواہ : محمد مقبول حامد

مسل نمبر 12061: میں عمیر احمد ولد مکرم منیر احمد مالاباری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش: 7 نومبر 1998 پیدائشی احمدی ساکن: حلقہ ناصر آباد قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 ستمبر 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/9,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : منیر احمد مالاباری　　العبد : عمیر احمد　　گواہ : شیراز احمد ننگلی

مسل نمبر 12062: میں شیخ سیدہ عظیم زوجہ مکرم شیخ عبدالعلیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 62 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: کویت، مستقل پتہ: کرڈاپلی، ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 ستمبر 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: بینگلز 42 گرام، نیکلس 60 گرام، کان کی بالیاں 12 گرام، انگوٹھیاں 10 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) پلاٹ 48 بمقام خانداگری وہار، بھوبھنیشور، ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ قیمت 60 لاکھ روپئے اندازاً۔ حق مہر -/20,000 روپے۔ خاکسار کو زمین سے -/2,40,000 روپے income ہو جاتی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سمیر احمد　　الامۃ : شیخ سیدہ عظیم　　گواہ : عبدالعلیم قریشی

مسل نمبر 12063: میں مشتری بیگم زوجہ مکرم ہارون رشید صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن: خانپور ملکی مونگیر بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 ستمبر 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید آفاق احمد　　الامۃ : مشتری بیگم　　گواہ : محمد برکات اللہ

مسل نمبر 12064: میں نازیہ مبشر زوجہ مکرم مصاحب احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن: بلاری بانکا بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 ستمبر 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ساڑے تین تولہ (ہار، انگوٹھی، بوندی) تمام زیورات 22 کیریٹ۔ حق مہر -/85,100 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مصاحب احمد　　الامۃ : نازیہ مبشر　　گواہ : مسعود احمد

مسل نمبر 12065: میں محمد شمیم احمد ولد مکرم جبار الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن: بانو چھاپر بتیا بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 ستمبر 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/6,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد سعد　　العبد : محمد شمیم احمد　　گواہ : نورالدین

مسل نمبر 12066: میں عارفہ ناہید زوجہ مکرم محمد عبدالنور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن: برہ پورہ بھاگلپور بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 نومبر 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار 2 سیٹ، کان کے پھول 3 سیٹ، انگوٹھی 3 عدد، کوکا ناک 3 عدد۔ زیور نقرئی: پازیب ایک سیٹ، انگوٹھی 3 عدد حق مہر -/1,00,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/28,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید عبدالہادی کاشف　　الامۃ : عارفہ ناہید　　گواہ : مظفر احمد ناصر

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 73 Thursday 14 - November - 2024 Issue. 46

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

تحریکِ جدید کے نوّے ویں (۹۰) سال کے دوران افرادِ جماعت کی طرف سے پیش کی جانے والی مالی قربانیوں کا تذکرہ اور اکانوے ویں (۹۱) سال کے آغاز کا اعلان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 08 رنومبر 2024ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرۃ کی آیت 275 کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے اِس ارشاد کے مطابق مالی قربانیوں میں بہت بڑھ چڑھ کر اپنے آپ کو پیش کرنے والی ہے۔ جماعت کے مختلف چندے ہیں، لازمی چندہ جات ہیں، چندہ عام، چندہ وصیّت وغیرہ، پھر تحریک جدید اور وقفِ جدید کی تحرکات ہیں۔

ہر جگہ جہاں بھی ضرورت پڑے جماعت احمدیہ کے افراد اخلاص و وَفا کے ساتھ بڑھ چڑھ کر مالی قربانیوں میں حصّہ لیتے ہیں اور چھپ کر بھی اور اعلانیہ طور پر بھی قربانی کر رہے ہوتے ہیں۔ بلا اِس خوف کے کہ اِنہیں کوئی مالی تنگی ہو جائے۔

یہ زمانہ جبکہ دنیا، دنیا کی لذتیں تلاش کرنے میں ڈوبی ہوئی ہے اور مال جمع کرنے میں ڈوبی ہوئی ہے، احمدی ہی ہیں جو مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں اور اِس بات پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو چھپ کر قربانیاں کرتے ہیں اور یہ اظہار کرتے ہیں کہ اُن کی قربانیاں پتا نہ لگیں۔ جماعتِ احمدیہ میں اکثریت تو کم آمدنی اور اوسط درجہ کے کمانے والوں پر مشتمل ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا کہ غیر معمولی قربانیاں دینے والے بھی لوگ ہیں اور کبھی اِس بات کا اظہار نہیں کرتے کہ جماعت نے اتنی تحریکات شروع کی ہوئی ہیں، ہماری آمدنی محدود ہے، کہاں سے دیں، بلکہ ایک دلی جوش اور جذبہ سے یہ قربانیاں دیتے ہیں۔

مجھے پتا ہے بعض لوگ ایسے ہیں کہ بہت بڑی قربانی کر کے بھی بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اپنا پیٹ کاٹ کر، اپنی خوراک کم کر کے، اپنے بچوں کے اخراجات کم کر کے یہ قربانیاں دیتے ہیں اور اِن کو کبھی خیال نہیں آیا یا اِنہوں نے کبھی یہ اظہار نہیں کیا کہ ہماری یہ قربانیاں ہیں اور ہم پر کیوں اتنا بوجھ ڈالا جا رہا ہے؟

ہمیں بھی فلاں مقصد کے لیے ضرورت ہے، اب جبکہ ہمیں ضرورت ہے تو جماعت ہماری مدد کرے۔ کبھی کسی قسم کا احسان نہیں ہوتا، ضرورت بھی ہو تو انتہائی جھجک اور عاجزی کے ساتھ اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہیں اور وہ بھی قرضے کی صورت میں۔ پھر بعض لوگوں نے قربانیاں کرنے کے لیے یہ طریق بھی اختیار کیا ہوا ہے کہ مالی قربانیوں کے لیے ایک ڈبہ بنا لیتے ہیں، جس میں ہر سال یا ہر وقت جو بھی آمد ہو جب بھی جہاں سے کوئی پیسے آتے ہیں، اُس میں ڈالتے رہتے ہیں، اور اِس طرح سال کے آخر میں جمع کر لیتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جب تحریکِ جدید کی تحریک جاری فرمائی تو آپؓ نے سادہ زندگی کا مطالبہ کیا تھا اور آپؓ نے فرمایا تھا کہ سادہ زندگی کر کے اپنے پیسے جوڑو اور اِس کے حساب سے خرچ کرو۔ اور اِس کے نتیجے میں بعض لوگ ایسے ہیں جو خود سادہ سے سادہ زندگی گزارتے ہیں اور بڑی بڑی رقمیں دیتے ہیں۔ بظاہر اُن کی حالت دیکھ کر لگتا ہے کہ وہ اتنی بڑی رقم نہیں دے سکتے لیکن ہزاروں ڈالروں یا ہزاروں پاؤنڈوں یا ہزاروں یورو میں قربانیاں دے رہے ہوتے ہیں۔

اِس مادی دنیا میں اِن ملکوں میں رہ کر اتنی قربانی کرنا بہت بڑی بات ہے اور جو غریب ممالک ہیں، پاکستان ہے، ہندوستان ہے یا افریقہ کے ممالک ہیں وہاں تو احمدیوں کے ذرائع بہت کم ہیں اور بڑی مشکل سے لوگوں کے گزارے ہوتے ہیں۔ پھر بھی قربانیاں دیتے چلے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے چھپ کر بھی اور ظاہری طور پر بھی خرچ کرتے ہیں۔ کوشش یہ ہوتی ہے اور ہر وقت اِس فکر میں رہتے ہیں، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ

اِسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

پس یہ وہ لوگ ہیں جو حقیقی مومن ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہیں۔

بعض لوگ ایسے ہیں جب کوئی بھی تحریک کی جائے یا جب تحریکِ جدید یا وقف جدید کا اعلان ہوتا ہے تو قرض لے کر بھی رقم ادا کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ضروری نہیں ہے کہ قرض لے کر دیں۔ کوئی خوف نہیں اِن کو ہوتا، اِن کو پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ خود ہی پورا بھی کر دے گا۔

پس جماعتِ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑے بڑے قربانی کرنے والے عطا فرمائے ہوئے ہیں۔ غیروں کی طرح یہ نہیں ہے کہ پانچ، دس روپے دے کر پھر سَو دفعہ مسجد میں اعلان کروائیں۔ ایسے بہت سارے واقعات میرے سامنے آتے ہیں، جہاں لوگ بڑھ چڑھ کر قربانیاں دینے کے لیے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں، اِسمیں افریقہ کے ممالک بھی شامل ہیں، یورپ کے ممالک بھی شامل ہیں، ایشیا کے ممالک بھی شامل ہیں۔

غریب لوگ تو بہت بڑی قربانی کر کے چندے دیتے ہیں، گو اُن کی قربانیاں بظاہر مالی لحاظ سے بہت چھوٹی ہوتی ہیں، رقم کے لحاظ سے، لیکن وزن کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی نظر میں بہت بڑی قربانیاں ہیں۔ اور یہ روح دُور دراز رہنے والے غریب ملکوں کے لوگوں میں بھی ہے کہ مالی قربانیاں دینے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنیکے ساتھ اللہ تعالیٰ اُنہیں ہر قسم کے خوف سے بھی دُور کرتا ہے اور اُن کی ضروریات کو بھی پورا کرتا ہے۔

مثلاً تنزانیہ کے امیر صاحب نے لکھا کہ ایک نومبائع عبداللہ صاحب ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ مجھے چندے دینے کے دو فائدے نظر آتے ہیں، ایک تو یہ ہے کہ اسکے بعد سے میرے رزق میں اضافہ ہو گیا ہے، دوسرے مَیں جب بھی کاروبار کرتا ہوں، ایک دکان چلاتا ہوں، میری دکان کی ساری چیزیں فوراً فروخت ہو جاتی ہیں اور جلدی سے پھر میری دکان خالی ہو جاتی ہے اور پھر نیا سامان لے کر آتا ہوں اور اِس سے مجھے منافع ہوتا جاتا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی کرنے کا نتیجہ ہے۔

جرمنی کی جماعت روڈگاؤ کے صدر کہتے ہیں کہ ان کی جماعت نے مقررہ مالی ٹارگٹ پورا کر لیا اور مسجد کی تعمیر کے لیے مزید چندہ اکٹھا کرنے پر زور دیا۔ خدام الاحمدیہ کے قائد نے جماعت کو تحریکِ جدید میں بھی بہتر کارکردگی کی طرف مائل کیا۔ 2019ء سے مالی قربانیوں پر توجہ دی گئی اور چندے میں غیر معمولی اضافہ ہوا، چند ہزار یورو سے بڑھ کر لاکھوں تک پہنچ گیا۔ اس دوران بعض واقفینِ زندگی نے اپنے ایک ماہ کا الاؤنس جماعت کو دینے کا اعلان کیا، جس نے دوسرے افراد کو بھی بڑی قربانیوں کی طرف راغب کیا۔ ایک صاحب نے اسی تحریک میں بڑی رقم چندے میں دی اور اگلے سال اپنے وعدے کو دوگنا سے بھی زیادہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں مزید بہتر کنٹریکٹ ملے اور انہیں ہزاروں یورو چندے میں دینے کی توفیق ملی۔ اس قربانی کے جذبے نے ان کی زندگی میں سادگی اور کفایت شعاری کا رنگ بھر دیا، حتیٰ کہ سادہ لباس اور سادہ زندگی اپنا لی۔ سیکرٹری مال کہتے ہیں کہ ان کی ظاہری حالت سے اندازہ نہیں ہوتا تھا کہ وہ اتنی بڑی قربانی کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اِس پر مجھے ایک پرانا واقعہ بھی یاد آ گیا کہ کراچی میں ہمارے ایک بزرگ دوست شیخ مجید صاحب تھے۔ وہ بہت بڑی بڑی مالی قربانیاں کیا کرتے تھے اور اپنے گھر کے اخراجات کے لیے رقم رکھ کر باقی تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے زمانے میں اُنہوں نے قرآنِ کریم کی اشاعت کے لیے اور باقی تحریکات کے لیے بہت بڑھ چڑھ کر قربانی کی تھی اور وہ یہی کہا کرتے تھے کہ مَیں تو جو کاروبار کرتا ہوں وہ تو کرتا ہی جماعت کے لیے ہوں۔ پس ایسے لوگ بھی جماعت میں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہوئے ہیں اور پیدا کرتا چلا جا رہا ہے، جو کماتے بھی اِس لیے ہیں کہ جماعتی ضروریات کو پورا کیا جائے نہ کہ یہ کہ پیسے اکٹھے کیے جائیں۔

کیلگری میں ایک طالبہ نے اپنے ایمان میں مضبوطی کا ذکر اِس طرح بیان کیا کہ مجھے ہر کوئی کہتا تھا کہ پڑھائی کے دوران جاب ملنی مشکل ہے۔ مَیں نے بہت دعا کی اور تحریکِ جدید کے صفِ اوّل کے جو چندہ دینے والے تھے، اُن میں شامل ہونے کے لیے لکھ دیا، جو ایک ہزار یا ایک ہزار سے زائد ڈالر کا وعدہ ہے۔ کہتی ہیں کہ چندہ دینے کی برکت سے مجھ پر اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ تین دن میں جاب مل گئی اور میرا ایک سمیسٹر بھی ضائع نہیں ہوا اور مجھے پیسے بھی مل گئے اور لوگ اِس بات پر حیران تھے۔

سینٹرل افریقن ریپبلک کے مبلغ انچارج کہتے ہیں کہ عیسیٰ صاحب نے بتایا کہ میری زندگی میں بہت سے مسائل تھے، گھر کے حالات بھی خراب تھے، سوچ رہا تھا کہ جماعت سے قرض کی درخواست کروں۔ ایک دن چندہ تحریکِ جدید اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے کے حوالے سے تقریر سنی کہ جو اللہ کی خاطر ایک دھیلا دیتا ہے، اللہ تعالیٰ دس گنا بڑھا کر واپس کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا کہ مَیں بھی یہ تجربہ کر لیتا ہوں، اُسی روز سے چندے کی ادائیگی شروع کر دی اور اللہ تعالیٰ کا ایسا کرنا ہوا کہ ترکی کے ایک تاجر نے جو ڈائمنڈ کا کاروبار کرتا تھا، مجھے اپنی کمپنی میں لے لیا اور میرے حالات دن بہ دن بہتر ہونے شروع ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب مَیں نے اپنا گھر بھی تعمیر کر لیا ہے، سواری بھی، نیا موٹر سائیکل خرید لیا ہے۔ پہلے میرے پاس موٹر سائیکل ٹھیک کرانے کے پیسے نہیں ہوتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا بیلجم سے اپنی قربانی کے بارے میں ایک خاتون نے لکھا کہ مَیں ملازمت کی تلاش میں تھی، کئی جگہ مَیں نے درخواستیں دیں، ہر جگہ درخواستیں ردّ ہو جاتی تھیں۔ یہی کہا جاتا تھا کہ تمہیں تجربہ نہیں ہے۔ کہتی ہیں کہ مالی سال تحریکِ جدید کا ختم ہو رہا تھا، ذہن میں آیا کہ اگرچہ مَیں اپنا وعدہ تو ادا کر چکی ہوں، لیکن اللہ کی خاطر اَور قربانی کروں تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل کر دے اور میری جو مشکلات ہیں اُن سے مجھے نکال دے۔ کہتی ہیں کہ اِس کے بعد مَیں نے چندے میں اضافہ کر دیا اور زائد رقم دے دی۔ ابھی چند دن گزرے تھے کہ دو جگہوں سے جاب کی آفر آ گئی اور وہیں اُنہیں جاب مل گئی جہاں اُن کی دلی تمنا تھی اور گھر سے بھی چند منٹ کے فاصلے پر ہی یہ جگہ تھی۔ تو کہتی ہیں کہ میرے لیے تو یہ قدرت کا ایک نشان تھا۔

حضور انور نے فرمایا اِس قسم کے لوگ بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا فرمائے ہوئے ہیں، جو قربانیاں بھی کرتے ہیں اور اُس میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ پچاس پچاس ہزار یورو بعض لوگوں نے جرمنی میں قربانیاں کیں اور کبھی اظہار نہیں کیا اور یہ کوشش ہوتی ہے کہ نام ظاہر نہ ہوں۔ ایسے لوگ افریقہ میں بھی ہیں، یورپ میں بھی ہیں، امریکہ میں بھی ہیں۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور نے مکرمہ امینہ چلکمک ساہی صاحبہ اہلیہ مرحوم مبارک ساہی صاحب اور مکرم محمود احمد ایاز صاحب آف ناروے کی نماز جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا اور ان کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے۔

☆☆☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad